

ناٹک

شکنتلا اردو

مصنفہ حافظ محمد عبداللہ صاحب زمیندار بلبپورہ پروپرائٹر

انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

بظل حمایت عالیجناب اسمی القاب سری

سوائی مہاراج نہال سنگھ لوکندر بہادر

والی ریاست دھولپور چیئرمین کمپنی مذکور

آگرہ

مطبع الٰہی آگرہ میں باہتمام محمد چھوٹو خاں و محمد حسین خاں چھپا

بار اکیسواں ۲۰۰۰ — قیمت فی جلد ۳/

فہرست کتب موجودہ شمسی پریس آگرہ محلہ کمبوہ ٹولہ

مولود خواجہ بزرگ معروف بہ
مجلس جنت در حالات خواجہ ۳ر
تحفہ سراج معروف بہ میلاد
خیر الانام ۳؍ ۱ر
گلدستہ عقا... ۳ر
مولود شریف جدید ۲؍ ر
مولود شریف شہید ۲؍ ر
" جلی قلم ۴ر
مولود شریف بہاریہ ۱ر
مسدس میلاد پنجتن ۲؍ ر
مولود عزیزی ۷ر
[illegible] ۴ر
رحمت الرحیم ۶ر
مولود سعید ۳ر
ذکر الشہادتین ۸ر
جام کوثر عرف آئینہ مغفرت ۱ر
بہار خلد ۲ر
فضائل غوثیہ ۱ر
اعجاز غوثیہ ۲ر
مناقب غوثیہ ۵ر
کرامات غوثیہ ۱ر
کرامات غوثیہ کامل فی حصہ ر

گلدستہ کرامات ۶ر
مجموعہ معجزات ۵ر
باغ و بہار محمدی ۵ر
میلاد محمدی معروف بہ
حصول سعدی حصہ اول ۲؍ ر
حصہ دوم ۲؍ ر
گلدستہ جنت ۲ر
روضۂ جنت نوید ۱ر
جذبۂ عشق معہ خمسہ قصہ
حضرت بلال رحمۃ اللہ
علیہ معجزہ شق القمر ر
دفتر نعت حصہ اول ۴ر
معجزہ آل نبی ر
معجزہ ہرنی و شترنی ر
مجموعہ معجزات ۵ر
نجم الضیا ۲ر
بہار ولادت معہ نماز کا پھل ۶ر
مجموعہ وفات نامہ ۳ر
میلاد سرور انبیا ۵ر
انتخاب عرشی ۲ر
قندیل عرش ۱ر
گلدستہ معراج المر باغ رسول ۱ر

بہار جنت ۲ر
ناصر العاشقین ۱ر
میلاد گل البحر خیر البشر
حدیث قدسی کامل ۹ر
معراج نبوی خورد ار سہہ
کریما ۸ر
رسالہ قوانی ہر دو حصہ ۴ر
میلاد محمدی ۴ر
فیضان عشق ۳ر
آثار محشر ۳ر
زاد عقبیٰ ۲ر
روایت بسم اللہ ر
معجزہ انگشتری ۲ر
ظہور قدرت ۱ر
بوستان رسول ۴ر
نوید بلاغت ۲ر
مژدۂ میلاد ۱ر
صبح ازل شام ابد ۲ر
رحلت بتول ر
راحت القلوب ۳ر
شوکت میلاد ۱ر
فضائل میلاد و اسناد شفاعت ۱ر

قصہ حضرت بلال
قصہ حلیمہ دائی
نور نامہ کلاں
انوار محمدی
گلستان شہادت
قصہ عورت ڈولہ
زہرہ بہرام
فتوحات اسلام
قصہ ممتاز
طلسم ہوش ربا
" دوم حصہ
" سوم حصہ
" چہارم "
" پنجم "
جلد ششم
جلد ہفتم
دیوان گویا ۵ر
دیوان نیاز ۳ر
کلیات آتش ۱۰ر
دیوان داغ ۱۲ر
دیوان غالب ۳ر
فریاد داغ ۵ر لکھنوی ۵ر

دیباچہ

حمد و نعت کے بعد [illegible] خاکسار خلق اللہ محمد عبد اللہ بن منشی شیخ الہی بخش مغفور متوطن
[illegible] پورا ضلع فتحپور ہسوہ [illegible] شایقین [illegible] کی خدمت والا درجت مین
التماس کرتا [illegible] ۱۸ [illegible] اپریل تیتیر کا [illegible] کے لیے

مین نے اس ناٹک مین اون پردون کے نمبر ترتیب کو جن سے واقع ناٹک جاتے ہین بلحاظ اسٹیج قائم کر دیا ہے اور اون کے نمبر ترتیب سین کی طرف سے کیا ہے کے قائم کر دینے سے یہ بڑی سہولت ہے کہ اثنائے تماشہ مین ایسا وقفہ نہین ہوتا جو بے مزہ ہے۔

میری یہ بھی عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب کتاب مین کسی قسم کا سہو یا کچھ غلطی پائین تو براہ نوازش مولف کو ضرور مطلع فرمائین تاکہ آیندہ اوس کی اصلاح عمل مین آئے اور وہ نقص رفع ہو جائے۔

مقام شہر علی گڈھ
۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

محمد عبد اللہ مولف

سب ایماے نامیجاب معلی القاب سدہ سری سوائی مہاراج رانا نہال [illegible] سنگہ بہادر جنگ جی دیو۔ ایم سی۔ آئی۔ ای۔ دام اقبالہ وملکہ والی ریاست دھولپور پیٹرن کمپنی مذکورہ بالا ماہ نومبر ۱۸۸۵ء بمقام شہر باندہ مین تالیف کر کے بنام شکنتلا ناٹک موسوم کیا تھا اور مطبع الٰہی آگرہ مین چھپوا دیا تھا اب ۱۸۹۰ء مین بمقام شہر علی گڈھ پھر اس کو ترمیم کیا اوس طرح پر جیسے بالفعل کمپنی مذکورہ کے ایکٹر اس کھیل کو کھیلتے ہین ترتیب دیا ہے چیزین دیگر شعرا کی طبعزاد بھی لی ہین جو بعد ضروری ترمیم کے اس مین داخل کی ہین۔

اس ناٹک مین ہر ایک چیز کی دُھن تال کو فن موسیقی کے اشارہ سے قائم کیا ہے اور کسی ایسی مشہور معروف چیز کے حوالہ سے جو اکثر اُسی دُھن تال مین گائی جاتی ہے اوس کا طرز بھی جتا دیا ہے کیونکہ کلام خاص اِندر سبھا ناٹک مین اُسی راگ یا راگنی کا ہوتا ہے جو متکلم کی حالت موجودہ سے موافق و مناسب حال ہوتا ہے گو کی دُھن مین لحاظ وقت ضرور ہے ورنہ ایکٹر کا قصور ہے۔

اصطلاحات ناٹک

یعنی

چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اس کتاب مین مستعمل ہین

ناٹک کا ایک باب

ایک ایکٹ کا وہ حصہ جس

کے واقعات مندرجہ ایک

وقت اور ایک مقام پر

ظہور مین آئین

تماشہ کرنے والا

تماشہ کرنے کا مقام

کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج

لیکن بسوا مر جگ سے جانا حال
راج چھوڑ کر ہوگیا جوگی وہ انسان
اسکی ریاضت سے مجھے ہے اندیشہ سخت
دل سے میرے نہ مٹے یہ کھٹکا اور سوگ
سو تو ہے اے مینکا پریون کی سرتاج

دل مین کھٹکتا ہے مرے ہر دم خار ...
جب سے اسکے ہوئے دیوتا سب حیران
چھینے گا وہ ایک دن میرا تاج و تخت
تو ہے جب کوئی پری اسکا اب تاراج
مانع ریاضت جلد کر اسکا اب تاراج

غزل - دہن زلہ - تال دادرا

طرز - لا جہنہ لگے ہو تا سمنہ اہل وفا عرض - ۱۱

مینکا پری

تختۂ ناٹک

پارٹ

دشینت	انس ...کر	ہستناپور کا راجہ	سارنگ	انس ...کر	چیلا
سرودمن	ایضاً	پسر دشینت	ساردت	ایضاً	ایضاً
بسوامتر	"	ایک راجرشی	کلانوٹ	"	ملازم دشینت
دُرباسا	"	ایک رشی	کمسک	"	ماہی گیر
کنورش	"	پرورش کنندہ شکنتلا	شکنتلا	انس ہنٹ	دختر مینکا پری
مادھب	"	رفیق دشینت	گوتمی	ایضاً	پرورش کنندہ شکنتلا
پروہت	"	دشینت کا گرو	ہنسولی	"	ناہیدہ
کوتوال	"	ملازم دشینت	انسویا	"	شکنتلا کی سہیلی
مادھو	"	رشیان	پریمبدا	"	ایضاً
کنچکی	"	ملازم دشینت	گوشائین	"	
چوبدار	"	ایضاً			
دربان					

... دام اقبالہ و ملکہ والیٔ ریاست ...

ہو وافر فوج جن
سب دیوتا ہیں تم سے عاجز
دیوانے کریں ہم دیوتا سب
ہو تم سے مقابل کیا انسان

دیوں کا فراواں ہے لشکر ہم
ہے کوئی ملک بھی بنیں ہمسر تم
ہے بیوا ممنی تو اک بشر
ناحق بھی تمہیں ہے اس سے ڈر تم

پہلا ایکٹ - دوسرا سین

شکنتلا ناٹک

پھلا ایکٹ - پھلا سین

اندر کا دربار - پردہ نمبر (۱۴)

(راجہ اندر کا تخت پر جلوس فرمانا اور پریوں دیوؤں کا ہو بہو ایستادہ نظر آنا)

چوبولے - دُھن چھایا - تال قوالی

طرز - "راجہ ہوں میں قوم کا اندر میرا نام . . ."

راجہ اندر

اندر کہتے ہیں مجکو خاص و عام عیش و طرب سے روز و شب کتنا ہو نہیں کام

پھلا ایکٹ - تیسرا سین

جنگل مع جھونپڑی - پردہ نمبر (۱۱)

(وسوامتر کا جپ تپ کرتے نظر آنا)

ٹھمری - دُھن بروا - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "جانِ جہان میں یہ شفق ہوں آن تری ہیلی ہے . . ."

وسوامتر

پریت میں تیری ہے پرمیشور میں نے راج کو چھوڑا ہے
سنگھاسن اندر کا مجھے تو دیوے تو وہ بھی تھوڑا ہے

(مینکا پری کا آکر پوشیدہ ہو جانا)

گھر بار سے منہ کو پھیرا اب جنگل میں لیا بسیرا
جب سے تن سب یہ میرا گھٹتا جیسے کہ پھوڑا ہے

تن من دھن سب تجھ پر وارا جیتے ہی جی میں آپ کو مارا
تیرے سوا نہیں کوئی پیارا سب جگ سے منہ موڑا ہے

دھیان میں میں پریوں کو نہ لاؤں جو پرماتما کبھی اٹھاؤں
دوسرا ایسا کہاں میں پاؤں تیرا نہیں کوئی جوڑا ہے

(مینکا پری کا ایک بار دو پہر سورج میں آنا)

مینکا پری

اپنی ریاضت پر شنکر کس درجہ یہ مغرورا ہے
سنتی تھی میں شیطان کو اکیلا پر اب سمجھی کہ جوڑا ہے

کرتی ہوں اب میں اسپہ سواری بنتا ابھی یہ گھوڑا ہے
پھیر نے گورد جی سے اسے تو زلف مری بس کوڑا ہے

حکم جو پرمیشور کا میں پاؤں بس میں ابھی مہادیو کو لاؤں
برہا اگن کو ناچ نچاؤں کون گلی کا یہ روڑا ہے

(مینکا پری کا شیو استر کے سامنے آکر گانا)

ہولی - دھن ہو گیا اساوری - تال چاچر

طرز "بانکے مرزا نے دھوم مچائی"

مینکا پری

اسے کیسی مصیبت یہ آئی [illegible]

کون جوگن یہ آئی ۔ مجھے جان و دل سے یہ بھائی ۔۔ کون

آئینہ ہو دیکھکر جس کو حیران ۔ ہے وہ بدن مین صفائی ۔

شرمندہ جس سے کہ ہون چاند سورج ۔ وہ شکل پر نور پائی ۔۔ مجھے

آسن کو توڑون اور جوگ چھوڑون ۔ بس ختم ہے پارسائی ۔

جب تپ کرون ترک اک لخت سارا ۔ چھوڑون نہ پر یہ گدائی ۔۔ مجھے

(بسوامتر کا بیقرار ہوکر مینکا پری کے قریب آنا)

ہولی ۔ دُھن کافی ۔ تال چاچر

طرز ۔۔ "پھاگن کے دن چار ۔۔"

بسوامتر

حاضر ہون خدمت کو دل سے تمہاری ۔ سمجھو مجھے اپنا یار مری جان ۔۔ حاضر

میرا ہوا دل اب تم پہ مائل ۔ تم بھی کرو جی سے پیار مری جان ۔ حاضر

تم ہو اگر گل تو مین ہون بلبل ۔ ہو میری گردن کا ہار مری جان ۔۔ حاضر

چھاتی سے مجکو اِک دم لگا لو ۔ بوسے بھی دو تین چار مری جان ۔ حاضر

غزل ۔ دُھن زلہ کھاج ۔ تال قوالی

مطلع ۔۔ گر تو ہو اک عالم شباب کا ہے

پھیلا ایک سیر آئین

جنگل معہ جھونپڑی ۔ پردہ نمبر (۱۱)

(بسوامتر کا جپ تپ کرتے نظر آنا)

ٹھمری ۔ دُھن بروا ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔۔ جانِ جہان مین یہ عشق [illegible] زندگی ہے ۔۔

بسوامتر

پہرہ میں تیری ہے پر مغرور میں نے راج کو چھوڑا ہے
سنگھاسن اندر کا مجھے تو دیوے تو وہ بھی تھوڑا ہے
(مینکا پری کا آنکھ پوشیدہ ہو جانا)

گھر بار سے منہ کو پھیرا آ جنگل میں لیا بسیرا
تن من دھن سب تجھ پر وارا جیتے ہی جی میں آنکھ کو ملا
دھیان میں میں پربھوں کو نہ لاؤں جو پرا کبھی نہ اٹھاؤں
جب تب سے تن من سب یہ میرا ؤ کہتا جیسے کہ پہوڑا ہے
تیرے سوا نہیں کوئی پیارا سب جگ سے منہ موڑا ہے
دوسرا تجھسا کہاں میں پاؤں تیرا نہیں کوئی جوڑا ہے
(مینکا پری کا ایک بازو پر سورج میں آنا)

مینکا پری

اپنی ریاضت پر منکر کس وجہ یہ گوڑا ہے
کرتی ہوں اب میں اسپہ سواری بنتا ابھی یہ گھوڑا ہے
حکم جو پرمیشور کا میں پاؤں بس میں ابھی جہاں کو لاؤں
سنتی تھی میں شیطان کو اکیلا پر اب سمجھی کہ جوڑا ہے
پھیرنے کو رہ حق سے اسے تو زلف مری بس کوڑا ہے
برہا اگن کو ناچ نچاؤں کون گلی کا یہ روڑا ہے
(مینکا پری کا بسوامتر کے سامنے آ کر گانا)

ہولی - دھن جو گیا اساوری - تال چاچر

طرز - "بانکے مرزا نے دھوم مچائی -"

مینکا پری

ہائے کیسی مصیبت یہ آئی
مر گئے باپ نہ ماں نہ بھائی -- ہائے
وہ پیر رہت بھی ہے مجھکو بھولا
جس سے ہوئی تھی سگائی -
دیکھا خدا کچھ نہ ہنسا کامیں نے
یوں ہی جوانی گنوائی -- مر گئے
رین نے نہ پایا کوئی یار جانی
آتی ہیں دل ربائی
جوگن رہوں گی سدا میں بیوگن
جی میں یہی ہے سمائی -- مر گئے
(بسوامتر کا مینکا پری کو دیکھکر اسپر فریفتہ ہو جانا)

ہولی کا۔ دھن کافی۔ تال چاچر

طرز - "تجھسے نبھی بیوفائی کہئے شرم اسلام آئی -"

کون جوگن یہ آئی — مجھے جان و دل سے یہ بھائی۔ کون

آئینہ ہو دیکھکر جس کو حیران — ہے وہ بدن مین صفائی۔

شرمندہ جس سے کہ ہون چاند سورج — وہ شکل پر نور پائی۔ مجھے

آسن کو توڑون اور جوگ چھوڑون — بس ختم ہے پارسائی۔

جپ تپ کرون ترک اک لخت سارا — چھوڑون نہ پر یہ لگائی۔ مجھے

(بسوامتر کا بیقرار ہو کر مینکا پری کے قریب آنا)

ہولی - دُھن کافی - تال چاچر

طرز۔۔ "پھاگن کے دن چار۔"

بسوامتر

حاضر ہون خدمت کو دل سے تمہاری — سمجھو مجھے اپنا یار مری جان۔۔ حاضر

میرا ہوا دل اب تم پہ مائل — تم بھی کرو جی سے پیار مری جان۔ حاضر

تم ہو اگر گل تو مین ہون بلبل — ہو میری گردن کا ہار مری جان۔۔ حاضر

چھاتی سے مجکو اک دم لگا لو — بوسے بھی دو تین چار مری جان۔ حاضر

غزل - دُھن زلہ کھاج - تال قوالی

طرز۔۔ جہان مین بس لطف زندگی تو ہر اک کو عالم شباب کا ہے۔۔

مینکا پری

تمہاری صحبت ہے میرے صاحب مجھے بھلا اجتناب کیا ہے — مگر سمجھتے نہین یہ تم کچھ کہ شرم کیا ہے حجاب کیا ہے

اگر ہے منظور لطف صحبت یہ بادہ اب نوش کیجیے حضرت — کہ تا دل کو ہو مسرت مزا کوئی بے شراب کیا ہے

شراب اک جام اور لیجیے سرور آنکھوں مین آنے دیجیے — ابھی ذرا دیر صبر کیجیے یہ اس قدر اضطراب کیا ہے

غزل - دُھن دیس - تال قوالی

طرز۔۔ بہاندی مین وہ لذت ہے ۱۱۱۱ اُہو ہو ہو ہو۔۔۔

بسوامتر

یہ زلف ورد سے نورانی اُہو ہوا ہو ہو

یہ دندان کیا کہ سلک ہے تورا لالا لالا لا
وہ دل تمکو چاہے جان ہیں کب قدر اسکی
میں بلبل اللہ ہو تم گل میں جگی اور تم جوگن

یہ لب یاقوت رمانی اُہو ہو ہو اُہو ہو ہو
ہوئی کیا ہے نادانی اُہو ہو ہو اُہو ہو ہو
میں راجہ اور تم رانی اُہو ہو ہو اُہو ہو ہو
(سبو اختر کا منیکا کو جھونپڑی میں اندر لیجانا)



پہلا ایکٹ - چوتھا سین

کوہ قاف - پردہ نمبر (۳)

(مسز کیشی پری کو یکایک زمین سے نکل آنا)

غزل - دُھن کھماچ - تال قوالی

طرز " مرے پاس جو سویا تھا شب کو جوان "

مسز کیشی پری

گئی مینکا میری سہیلی کہاں، کسی جا نہیں پاتی ہیں اُسکا نشان
نہ تو بسوامتر کا پتا ہے وہاں، رہا کرتا ہمیشہ سے تھا وہ جہان — گئی
بھری مینکا جوش جوانی میں تھی، ملا مست جوان اُسے بسوامتر
تو بس وہ اُسی پہ نثار ہوئی یہی جی میں گذرتا ہے میرے گمان — گئی
ملی مینکا تو نہ کہیں بھی مجھے، کہ جو ماجرا بسوامتر کا کہے
نہیں کھلتا وہ دونوں کہاں ہیں چھپے، بھلا راجہ سے کیا میں کرونگی بیان — گئی

(مینکا پری کا یکایک زمین سے نکل آنا)

غزل - دُھن جھنجھوٹی - تال چاچر

طرز " ذرا دل پر ہو اشارا تمہارا "

مینکا پری

سُنو اے بہن میرا یہ ماجرا ہے — کہ بسوامتر میرے اوپر فدا ہے
مجھے دیکھکر سارا جپ تپ وہ بھولا — نہ ابھیوگ ہے کچھ نہ پانی غذا ہے
نہیں میں ملی اُس منی سے دوبارہ — مجھے ڈھونڈھتا پھرتا وہ جا بجا ہے
مگر بار اوّل ہی صحبت سے اسکی — کہوں کیا کہ مجھکو حمل رہ گیا ہے
مرا حال سب راجہ اندر سے کہنا — کہ اُن کی ہی خاطر تو یہ دُکھ سہا ہے

(دونوں پریوں کا یکایک غائب ہو جانا)

پہلا ایکٹ - پانچوان سین

جنگل معہ جھونپڑی - پردہ نمبر (۱۱)

(سیوامتر کا اپنی حالت پر تاسف نظر آنا)

لاونی۔ دھن زلہ کلیان۔ تال پہلوی ٹھیکہ

طرز۔ ہوس کو ہے جانے پرائی کا خدا ہے ۔۔

سیوامتر

ہوئی برباد کل محنت — گئی سب رائگان طاعت

تو نے آئی تھی پری میرا آسن جوگ — نگر جوگن منیکا دیگئی مجکو بھوگ

نہ سمجھا اسکی مین فطرت — گئی سب رائگان طاعت

دم بھر مین غارت ہوا طاعت کا کل گنج — اک بے سے کے عیش نے دیا دوامی رنج

نہین کچھ کام کی شہوت — گئی سب رائگان طاعت

اپنی ریاضت پر جو مین تھا بہت مغرور — میرے تکبر نے مجھے شہ سے کیا مردود

ہوئی گم فقر کی دولت — گئی سب رائگان طاعت

کبر سے شیطان ہوگیا معلم الملکوت — انسان پھر کیونکر نہ ہو ایسی بلا سے بھوت

پہلا ایکٹ - چھٹا سین

جنگل معہ راستہ - پردہ نمبر (۸)

(مینکا پری کا ہاتھون پر بچہ لئے ہوئے آنا۔)

گربی - دُھن برہنس - تال چاچر

طرز - ،، چلو ابھرت موری چلی رے ہنگن ،،

مینکا پری

بیٹی جبی مین نے یہ خوشگل عورت — کیا خاک ہون مسرور مین۔ بیٹی
سب پر ہوئی میری بیٹی کی خلقت — کیسے نہ ہون رنجور مین۔
پریون مین ہوگی مجھے اس سے نفرت — بدنام ہونگی ضرور بین۔ بیٹی
پریون سے بڑھکر ہے یہ خوبصورت — صدقے کرون اس پہ حور مین
پر نسلِ انسان ہے یہ ماہ طلعت — باقی ہون مقصور مین۔ بیٹی
رکھتی ہون گو اس سے بیحد محبت — کہتی ہون آنکھون کا نور مین
پر اسکے باعث اُٹھاؤن ندامت — کرتی نہین منظور مین۔ بیٹی
پائے اِسے کوئی انسان باالفت — ہوتی ہون اب اس سے دور مین۔ بیٹی

(مینکا پری کا اپنے بچے کو راستے پر دھرنا اور گریہ و زاری کرنا۔)

غزل - دھن جوگیا اساوری - تال قوالی

طرز - ،، خدایا تنگ آئی ہون ستم اب اٹھ نہین سکتا ،،

مینکا پری

تجھے مین چھوڑ کر جاتی ہون اے بیٹی خدا حافظ — کیا جس نے تجھے پیدا وہی ہے اب ترا حافظ
زمین ہے تیری ماں پالیگی تجکو وہ مری پیاری — پدر ہے آسمان تیرا وہی ہوگا سدا حافظ
نشانِ متبرا باندھا ہے مین نے ترے بازو پر — پڑھے ہے جو اُسکو ہو بیشک وہ تیری جان کا حافظ
خدایا سونپتی ہون مین تجھے یہ بیگنہ بچہ — نہین اب کوئی اِس معصوم کا تیرے سوا حافظ

(مینکا پری کا گریہ و زاری کرتی ہوئی ایک سمت کو جانا و دوسری طرف سے کورش کا آنا۔)

غزل - سوہنی بہاگ - تال دادرا

طرز - "کچھ غم نہ کر خدا کا ہے تجھپر بڑا کرم -"

کنورش

افسوس کس کا بچہ یہ جنگل میں ہے پڑا
اسکو تو دیکھکر ہوا رنج و الم بڑا
صد حیف ایسا کون تھا بے رحم وہ بشر
جو ہائے اپنا بچہ سر راہ دھر گیا

(کنورش کا بچے کو اٹھا کر گلے سے لگا لینا۔)

لڑکی پری ہی یہ مجھے غیرت چمن
سنبل سے اسکے بال ہیں چہرہ ہے پھول سا
جاتا تھا پر تہیہ کہ اب گھر پلٹ چلوں
ہے اسکی جان بچانا تو ہر کام سے بھلا
سے چلکے گھر میں اپنی بہن گومتی کو دوں
چھاتی سے لیگی دیکھتے ہی اسکو وہ لگا
بیٹی کی طور اب میں اسے پرورش کروں
قسمت سے ہاتھ آئی ہے لڑکی یہ مہ لقا
ایسا حسین تو بچہ نہیں دیکھا آجتک
ہے یہ پری کی نسل سے یا بچہ حور کا
سایہ کئے تھا اپنے پروں کا جو اسپہ مور
نام اسکا رکھنا چاہئے ہمکو شکنتلا

(کنورش کا جانا۔)

پہلا ایکٹ - ساتواں سین

سمہ - پردہ نمبر (۱۲)

(گومتی کا اپنے بھائی کنورش کی یاد میں بیقرار نظر آنا۔)

غزل - دُھن سارنگ - تال بریلوی ٹھیکہ

طرز - "مجھے اُس دوست کا ہجر آہ اب ایسا ستاتا ہے" ..

گوتمی

گئے ہیں تیرتھ کو جو آج گھر سے کنورش بھائی — تو سارے شہر میں ہے اُنکے ہے وحشت فزا چھائی
یہ سب سنسان ہے میدان نظر آتا ہے شہر ویران — کبھی اندر کبھی باہر پھروں میں کیوں نہ گھبرائی
مرے بھائی کے جانے کا ہوا اس باغ کو بھی غم — ہیں سارے پھول کمھلائے کلی ہر اک کی مرجھائی

(کنورش کا سہمے آنا)

مسدس - دُھن زلہ جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - "ہے ستم غضب یہ دکھایا بت نے" ..

کنورش

اے بہن یہ لڑکی ہے اک غیرت قمر — اسکو گیا تھا ڈال کوئی شخص راہ پر
پایا جو اسکو تو میں پلٹ آیا آج گھر — بیٹی سمجھ کے میری اسے پرورش تو کر
سایہ پروں کا مور کے اسپر تھا برملا
ہے نام اس کا رکھنا مناسب شکنتلا

گوتمی

اے بھائی جان و دل سے ہوئی اسپہ میں فدا — اسکو عزیز رکھونگی بیٹی سے بھی سوا
(گوتمی کا شکنتلا کے بازو سے کاغذ کو نکال دینا)
لو بھائی اسکے بازو پہ کاغذ تھا یہ بندھا — اسکو پڑھو تو لکھا ہے مضمون اسمیں کیا
(کنورش کا اس کاغذ کو لیکر دیکھنا)

کنورش

اس میں تو لکھا ہے اسی لڑکی کا حال سب
پڑھتا ہوں اے بہن میں اسے سُن بغور اب

(کنورش کا اس کاغذ کو پڑھنا)

غزل - دُھن کھماچ - تال چاچر

طرز - "غضب کا حسین یہ تو ہے او یار"

سکنورش

جوانسان پائیگا یہ میری دختر
اُسے خانہ بہشت دونگی میں نذر

یہ سوامنی کے ہے نطفے سے پیدا
ہوا جوگی جوراج سب اپنا تج کر

سمجھ نسلِ انساں اسے چھوڑتی اُن
پری شیکا نامی میں اس کی مادر

گو رہتا پرستان میں اسکا تو مشکل
کہ رکھتی نہیں مثل پریوں کے یہ پر

(سب کا حسن شکنتلا دیکھکر متعجب ہونا)

غزل - دُھن زلہ پیلو - تال دادرا

طرز - "ہجر میں ناؤ سنگیر ہے اللہ اللہ"

سب

حُسن میں لڑکی یہ لاثانی ہے دیکھو تو سہی
نادم اس سے سرِ کنعانی ہے دیکھو تو سہی

صاف و شفاف بدن پایا ہے اس نے ایسا
جس سے آئینے کو حیرانی ہے دیکھو تو سہی

بال اس لڑکی کے ہیں سر پہ وہ گھونگر والے
جن سے سنبل کو پریشانی ہے دیکھو تو سہی

خال انجم سے ہیں اور شمس و قمر سے عارض
چہرہ کس درجہ یہ نورانی ہے دیکھو تو سہی

(سب کا متحیر ہونا)

(پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا)

دوسرا ایکٹ - پہلا سین

سمعہ - پردہ نمبر ۱۲ الہ

(شکنتلا کا گھبرائی ہوئی نظر آنا سہیلیوں کا گوتمی کو لانا)

ٹھمری - دُھن زلہ جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - "لادے لادے سنوریا ارے ہو --"

گوتمی

کہدے بیٹی شکنتلا پیاری اب — کیوں یاد کیا مجھے کہدے -- کہدے
فکر ہوئی ہے کیا تجھے پیدا — کون پڑا دُکھ بھاری اب - کیوں

غزل - دُھن کلیان - تال دادرا

طرز - "ساقیا جام میں دے بادۂ احمر ہی مجھے --"

شکنتلا

میں نے دیکھا ہے وہ اک خواب پریشان اے ماں — جس سے گھبراتی ہے قالب میں مری جان اے ماں
بیخبر سو گئی رات کو میں کہ سوتے ہی پر — پُرفضا ایک نظر آیا گلستان اے ماں
اسمیں دکھلائی دیا اک گلِ رنگین ایسا — مثل بلبل ہوئی جس پہ تھی میں قربان اے ماں
شوق سے میں نے اُسے توڑ لیا اور خوش تھی — گویا دل کا مرے پورا ہوا ارمان اے ماں
پہ گرا حوض میں وہ ہاتھ سے میرے چھٹ کر — ملنا پھر اُسکا نظر آیا نہ آسان اے ماں
کھل گئی آنکھ تو غائب تھا وہ سارا گلشن — ہایا بس ہیچ بہانے تئیں نالان اے ماں
مجکو تعبیر بتا اس کی کہ تا ہو تسکین — میں کبھی رہتی ہوں گریان کبھی خندان اے ماں

غزل - دُھن امین کلیان - تال چاچر

طرز - "یہ لڑکی تو ہے کوئی آفت کی ماری -"

گوتمی

یہ خواب اچھا دیکھا ہے اے میری پیاری — بہت جلد اب ہوگی شادی تمہاری
تم اے لڑکیو کنور بھائی کو بھیجو — کہو اُن سے فوراً حقیقت ہماری
خبر پھر لو ہرنی کے بچوں کی جا کر — نہیں اب ٹھکانے طبیعت ہماری

[illegible] غزل - دُھن کھماچ - تال چاچر

طرز - "غضب کا سین یہ تھے اہ اہا.."

غزل - دھن [illegible] سگنورش [illegible]

طرز - "یہ چرخ نیلگون گرد و غبار سے نہ چھپا.."

سگنورش

شکنتلا تو ہوئی اب جوان ہے بیٹی
وہ خواب شادی کا تیری نشان ہے بیٹی

کروں گا شادی تیری ایسے ہی گھرانے میں
کہ جیسا عالی ترا خاندان ہے بیٹی

اسی سے جاتا ہوں میں آج سوم تیرتھ کو
سپرد تیرے یہ باغ و مکان ہے بیٹی

ہمیشہ سینچنا پودھوں کا ہوگا حق میں ترے
یہ ٹھیک میرا قیاس و گمان ہے بیٹی

جو آئے یاں کوئی مہمان تو جائے وہ گھر خوش
ترے شوہر کا یہ امتحان ہے بیٹی

خدا کے فضل سے مایوس ہو نہ ہرگز تو
وہ مالک و شہ ہر دو جہان ہے بیٹی

دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

معبد کا جنگل - پردہ نمبر (۹)

(راجہ دشینت کا رتھ پر سوار آنا)

انگریزی وزن - دُھن کلیان - تال دادرا

طرز - "اب اختر فلک چپ چپ چپ.."

دُشینت

ہرن سے گہات پر ٹہر ٹہر لگام روک مادہو تہ سے جاین ہم اُتہ ہرن

مادہو

دشینت راجہ اُترو مین نے روک لی لگام ہونگا مین بہی پیچہے پیچہے آپکے مگر۔ ہرن



(دشینت کا تیر و کمان ہاتہ مین لیے ہوے آنا شکار ہرن مع مادہو رتہان کے آنا)

انگریزی وزن۔ دہن جہنجوٹی۔ تال دادرا

طرز "وہ ننگ تنگ سے کمان ادپر چڑہا لا تیز"

دشینت۔ بے مثل یہ کمان لاثانی اسپر تیر
اس آہو کو آن مین رام کرتے ہین تخجیر ۔۔۔ بے مثل

مادہو۔ تیز ہرن یہ بہاگ گیا پار کیا میدان
شینت۔ فوراً اُسکے پیچہے جالا گیر کے تما اسکان ۔۔ بے مثل

ملدہو۔ پھر آیا یہ آٹا بادہ ٹھیرا اُدہو ہو

دُشینت - اچھلو تم پایا ہے اب مارون مین اسکو۔ ۔ بے شل

(دُشینت کا ہرن پر شست جانا وہ چیلون کا یکایک جھاڑی مین سے نکل کر سامنے آنا)

پد - دُھن برہنس - تال چاچر

طرز۔ ’’ناتھ کیسے گج کو بند چھڑایو۔۔‘‘

سارنگ وسارودت

مہاراجہ مت اس ہرن کو ستاؤ — دل نہ ہم سادہوؤن کا دکھاؤ۔ مہاراجہ

آنکھین ہین اس کی کیا پیاری پیاری — اس پہ نظر مت جاؤ

پالا ہوا ہے یہ تو ہمارا — اس کا نہ خون تم بہاؤ۔ مہاراجہ

ٹھمری - دُھن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز۔ ’’کون ہے وہ جوان۔‘‘

دُشینت

بخش دی اسکی جان، بخش دی اسکی جان — لی آپ کی بات مان۔۔۔ بخش دی

ہم اس ہرن کو صحرائی سمجھے — تھا پالتو کا نہ دھیان۔ بخش دی

مارین گے اب ہم اس کو نہ ہرگز — رکھتے ہین تیر و کمان۔۔ بخش دی

پد - دُھن جوگیا اساوری - تال چاچر

طرز۔ ’’اے رے کیون نہ مین سر کو ٹکون۔۔‘‘

سارنگ وسارودت

آپ کا ہے سرا ہم یہ سایا — آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔ آپ کا

یان ہے استھل گرو کا ہمارے — وہ ندی مالتی کے کنارے

باغ بھی وہان اک لگایا — آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔۔ آپ کا

کنو رشی ہین گرو جو ہمارے — سوم تیرتھ کو گئے وہ سدھارے

اُن کی حاضر سے پر ساری مایا — آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔ آپ کا ۔۔۔
اُن کی بیٹی شکنتلا پیاری — خوب کرتی ہے مہمان داری
سے گُرو نے اُسے یہ سکھایا — آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔ آپ کا
چاہئے ہون منھ مین اب آپ مہمان — لائین پوجا کا ہم جا کے سامان
جانئے گا نہ ہم کو پرایا — آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔۔ آپ کا

ٹھمری - دُھن زلہ - تال قوالی

طرز۔ "من ہیر ہو کر کے بتیان ۔۔"

دشنیت

ہمپر یہ تمہارا ہے احسان — جو اپنا بناتے ہو مہمان ۔۔ ہمپر
ہم جاتے ہین اب استھل کی طرف — تم پوجا کا لے آؤ سامان ۔۔ ہمپر

(دشنیت کا جانا)

پد - دھن جھنجوٹی - تال کہروا

طرز۔ "گرو سانچا سیوارام دوجا کوئی نہین ہے ۔۔"

سارنگ وسارد ت

راجپوت دشنیت تو ہے دھن دھن رے — ہوگا کا ہو سے ناہین تو راست ہرن - راجپوت
جگ تورے بانہہ ہو پرتوی ناتھ رہو — توری راج دُہائی پھرے بن بن رے - ہوگا

(دونون کا جانا)

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

معبد کا باغ - پردہ نمبر (۵)

(دشنیت کا باغ کی سیر کرتے ہوئے آنا)

غزل - دُھن پرج - تال دادرا

طرز:- "آتا نظر زمین پہ ہے رخ آفتاب کا"

دشنیت

کس شان سے کھلا ہے یہ گلزار اندنون
گل کے سوا یہان نہین اک خار اندنون

گلنار سر پر رکھے ہوئے ہے کلاہ سرخ
گیندے بسنتی باندھے ہین دستار اندنون

نرگس دکھائی دیتی ہے معشوقونکی سی آنکھہ
سنبل بنا ہے کاکل خمدار ان دنون

ہین بلبلون کی نغمہ سرائی سے مست گل
آراستہ ہے لائے گا ذر بار ان دنون

اس باغ کی بہار ہی اب دیکھون چندروز
جاؤن نہ یان سے مین کہین زنہار اندنون

(اندر سے شکنتلا کی آواز کا آنا دشنیت کا گبرانا)

ٹھمری - دُھن کھماچ - تال تِکتالہ

طرز:- "باتین چرک چرک مجھے کیون تو سناوے"

شکنتلا (ندانہ)

آؤ گُسیان لپک لپک چلو پانی بھرلائین - بھرآئین
بیلا چنبیلی جوہی کیتکی سب مین گگرے جھکائین - گُسیان

ٹھمری - دھن کلیان - تال قوالی

طرز:- "یا لنگر وا چرسکھروا"

دشنیت

سمتِ دکن سے باغ کے اس دم عورتون کی صدا آتی ہے - سمتِ دکن
ہم ذرا چھپکر پیڑ کے پیچھے رکھین نظر اسی سمت کو
پھڑکی جواے دل آنکھہ ہماری دیکھین تو کیا یہ دکھاتی ہے - سمتِ دکن

(دشنیت کا درخت کے پیچھے چھپ جانا شکنتلا کا مع
اپنی سہیلیون کے خالی گگرے لئے ہوئے آنا)

ٹھمری - موہن کھماج - تال یکتالہ

طرز - "پاین جھرک جھرک مجھے کیوں تو ستاوے -"

شکنتلا

آؤ گیان لپک لپک جلد پانی بھر لائیں پھر آئیں
بیلا چنبیلی جوہی کتکی سب مین گگرے جھکائیں — گئیاں

پھر سب سکھیاں چُن چُن کلیاں بھر بھر لائیں ڈلیاں -
ہار بنائیں گجرے گندھائیں باغ مین رنگ رچائیں — گئیاں

نثر مقفٰے

دشینت - اہا یہ تو زاہدون کی لڑکیان درختون کے سینچنے کو آئی ہین سبحان اللہ ان سورتون کی پاک صورتین خدا نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہین اب مین یہان پوشیدہ ہو جاؤن تاکہ اون کی ادائین دیکھ پاؤن -

(شکنتلا کا مع سہیلیون کے پانی لانا اور درختون کے تھالون مین گگرے جھکانا)

انسویا - ہے سکھی سکنتلا پالکو کو یہ بڑے تجھے بھی اوس پیارے ہون گے نہین تو تجھ سکمار کو ان کے سینچنے کی آگیان دیکاتے تیرے چنبیلی سے رنگ پھر ہالاتے -

شکنتلا - اری آنسو یا نہ صرف باپ کی دی یہ خدمت ہے مجکو تو خود بھی ان درختون سے دلی محبت ہے -

(پیڑون کو پانی دینا)

دشینت - (متحیر ہو کر خود بخود) کنو کی بیٹی شکنتلا یہی ہے آہ وہ مرد عجب سنگدل ہوگا جس نے ایسی نازنین کو یہ سخت خدمت سونپی ہے اس بت کے حسن کو دیکھکر خدا یاد آتا ہے

دل چاہ عشق مین ڈوبا جاتا ہے خیر جو ہو سو ہو اب تو حضرتِ دل ذرا شکنتلا کی
ادا مین دیکھو -

شکنتلا - پرمیدا مین تجھے ایک انوکھی بات کہتی ہون -

پرمیدا - کیا انوکھی بات ہے سکھی ؟

شکنتلا - دیکھ یہ چنبیلی ابھی اسکے پھولنے کی فصل نہین تو بھی کلیون سے لدھی ہے -

(دونوں سہیلیوں کا پاس جانا)

پرمیدا - سچی کہہ -

شکنتلا - مین کیا سچ کہون تو ہی دیکھ لے -

پرمیدا - (بڑے شوق سے دیکھکر) سے شکنتلا اس سگن کے بھروسے پر مین کہے دیتی ہون
کہ تجھے اچھا بر ملیگا اور وہ تھوڑے ہی دنون مین تیرا ہاتھ گہیگا -

شکنتلا - (ترش رو ہوکر) خیر ہے آج تجھے کیا ہو گیا -

پرمیدا - سکھی مین نے یہ بات ہنسی سے نہین کہی پتا کنو کے مکھ سے بھی کچھ ایسی ہی
سُنی ہے اور اُسی سے تیرا سینچنا اس چنبیلی کو سپھل ہوا ہے -

انسویا - ہان ہان ری شکنتلا اِسی سے تین نے اِس چنبیلی کو بڑے چاؤ سے
سینچا ہے -

شکنتلا - یہ چنبیلی تو پتا کنو کی لگائی ہے میری بہن ہوئی اسے مین کیون نہ سینچتی -
(پانی کا گھڑا جگانا) اب مین اِسکی کلیان چُنتی ہون تم دونون اور اور پیڑون
سے چُن لاؤ پھر ہار گجرے بناؤ -

(شکنتلا کا مع اپنی سہیلیون کے کلیان چننا دشنیت کا
درخت کے پیچھے سے ظاہر ہوکر شکنتلا کی آتشِ عشق مین پھنسنا)

ٹھمری - دُھن پیلو - تال دادرا

طرز - "ہو جی من لوٹ لیو دل جانی -"

دشنیت

چھوتم کلیاں سبھی البیلی — سبھی البیلی سبھی البیلی۔ چھوتم

بیلے کی کلیاں چُن لائیں سکھیاں — جُھنتی سے پیاری چنبیلی۔ چھوتم

(کنول کے پھول پر سے ایک بھونرے کا اُڑ کر شکنتلا کے سر پر گونجتا ہوا آنا شکنتلا کا گھبرانا)

ٹھمری - دھن پیلو - تال قوالی

طرز۔ "سوتن گھر گئے"

شکنتلا

گھبراتی میری جان ہے — گو پنچ نہ سر پہ اے بھونرے۔ گھبراتی

پھول کنول کا منہ کو تیرے — جاتا یہ حیوان ہے

اس سے ہی تمہارے پیاری — ہوتا بس قربان ہے - گھبراتی

پرمیبدا

کون بچانے والے ہیں ہم — تو کیسی ناداں ہے

راجہ دشینت آ کے بچا دے — یہاں کا سلطان ہے۔ گھبراتی

(شکنتلا کا بھونرے کو جھٹکے جھٹکتے بیزار ہو جانا دشینت کا ظاہر ہو کر بھونرے کو اُڑانا)

ٹھمری - دُھن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز۔ "دیا اجے بابا آئی گگیا"

دشینت

اُڑ جا رے بھونرے نہ کو اب ستا اِن — نہ کو اب جان تو نہ کو اب جان تو اُڑ جا

خوف نہیں کچھ میرا تجھے کیا — اِسکو کرتا ہے کیوں حیراں تو۔ اُڑ جا

(شکنتلا کا شرم سے منہ چہپانا اوسکی سہیلیون کا
دشینت کو اپنا مہمان بنانا)

غزل - دُہن زلہ - تال دادرا

طرز ،، مہمان کو اُٹھاتے ہین بہلا یون کہین گہر سے ،،

انسویا و پریمبدا

دل پر یہ ہوا نقش ہے احسان ہمارے — بہونرے سے خطا ہوتے تہے اوسان ہمارے

دشینت

پروانہ سدا رہتا ہے بس شمع کے ہی گرد — تقصیر نہ کچہ بہونرے کی تہی جان ہمارے

انسویا و پریمبدا

تشریف یہان لائے ہین کیون کون ہو صاحب — کام آئے بہت آپ تو اس آن ہمارے

دشینت

آنے کا سبب یان کے کہین کیا ہین شکاری — ہے نظرون مین ہر گلشن و میدان ہمارے

انسویا پریمبدا

گو ہم ہین گدا آپ مہاراجہ ہو دشینت — پر آج تو بس ہو جیے مہمان ہمارے

دشینت

معلوم کیا راجہ ہمین کیسے کہو تم — کس طرح لیا نام کو پہچان ہمارے

انسویا و پریمبدا

دیکہا جو انگوٹہی کے نگینے پہ کہدا نام — جانا کہ تمہین راجہ ہو ذی شان ہمارے

نثر مقفیٰ

دشینت - (انسویا اور پریمبدا سے) کیون جی ہم تمہاری سکہی سے کچہ حال دریافت کیا چاہتے ہین -

انسویا - یہ آپ کی انگرہ ہے -

دشینت - بہلا کنورپن تو برہم چاری ہین پہر یہ تمہاری سکہی اون کی .. بیٹی

کیون کر ہوئی۔

انسویا۔ مہاراج سُنو کشک کے بنش مین ایک بڑا پرتاپی راجرش ہے۔

دشنیت۔ ہان ہمنے جان لیا تم بسوامتر کا نام لوگی ہمنے بھی سُنے ہین۔

انسویا۔ اُسی سے ہماری اس سکھی کی اتپت ہے اور کنو اسکے پتا ایسے کہاتے ہین کہ جب اس کا نال بھی نہین کٹا تھا تب اُن کو بن مین پڑی ملی تھی اور اُنہین نے پالی پوسی ہے۔

دشنیت۔ کیا خوب اپڑی ملی تھی یہ سُنکر مجھے بڑا تعجب ہوا تم اس کی اصلیت صاف بیان کرو۔

انسویا۔ اچھا سُنو مین کہتی ہون جب اُس راجرش نے اُگر تپ کیا تب دیوتاؤن نے شنکا مان اُسکا تپ ڈگانے کے ہت منیکا نام اپسرا بہیجی۔

دشنیت۔ سچ ہے دیوتا ایسے ہی ہین اور ون کی عبادت سے ڈر جاتے ہین بہلا پہر کیا ہوا؟

انسویا۔ بسنت رُت مین منیکا کی موہنی چھب نرکھتے ہی۔
(آنا کہکر شرما گئی)

دشنیت۔ بس ہم سمجھ گئے کہ شکنتلا چہتری کی بیٹی ہے جو پری سے پیدا ہوئی۔

انسویا۔ ہان۔

دشنیت۔ (خود بخود) اب خدا نے چاہا تو میرا مطلب حاصل ہوا (علانیہ) کیون نہ ہو یہی وجہ ہے کہ تمہاری سکھی ایسی شکیل ہے ورنہ آدمزاد مین یہ حسن کہان۔
(شکنتلا کا شرم سے گردن جھکا کر بیٹھ جانا)

پرمیبدا۔ (ہنسکر پہلے شکنتلا کی طرف پھر دشنیت کی جانب دیکھکر) کیا آپ کے من مین کچھ اور کہنے کی ہے۔

(شکنتلا کا اُنگلی کے اشارے سے منع کرنا)

دشنیت - ہان ابھی میری آرزو ہے کہ مین اِس عجیب کیفیت کو سنون -

پرمیبدا - مہاراج اب جو کچھ کہو سو بہت سمجھ بوجھ کے کہو کیونکہ تپسوی لوگون پر کسی کا بس نہین ہوتا ہے -

دشنیت - مین یہ پوچھتا ہون کہ تمہاری سکھی شادی بھی کریگی یا اسی طرح ہمیشہ اپنی سی آنکھون والی ہرنیون کے ساتھ کھیلا کریگی -

پرمیبدا - ہے مہاراج ہماری سکھی پربس ہے اور اسکے بڑون کا یہ سنکلپ ہے کہ اسی کے سمان بر ملے تو دین -

دشنیت - اسکے سمان بر ملنا تو بہت مشکل ہے (خود بخود) ارے دل اب اس کے ملنے کی تمنا کر تیرا شک رفع ہو گیا جسے تو آگ کا شعلہ سمجھا تھا وہ تو ایک جواہرین ہار تیرے گلے ڈالنے کے لائق نکلا -

انسویا - (ہارسنگھار شکنتلا سے) کہ اچھت آج پتا گھر ہوتے -

شکنتلا - تو کیا ہوتا؟

انسویا - اس پاہنے کا اور اتیک بہانت کرتے -

شکنتلا - (برہم ہوکر) چل پرے ہٹ تیرے دل مین کچھ اور ہی ہے جو مین نہین سننا چاہتی

انسویا - (ہنسکر) من جائے منڈیا ہلائے -

شکنتلا - (آزردہ ہوکر) کیون ری انسویا تو مجھے یہان ٹھیرنے نہ دے گی مین جاکر بوا گوتمی سے کہون گی کہ انسویا مجھے چھیڑتی ہے -

تپسوی - (نائبانہ) زاہدو معبد کے جانورون کی حفاظت کرو راجہ دشنت شکار کھیلتا ہوا قریب آپہونچا دیکھو تمہارے کپڑے جو درختون پر سوکھ رہے ہین گھوڑون کے سمون کی دھول سے گرد آلود ہوگئے اور ایک مست ہاتھی درختون کی شاخین سونڈ سے توڑتا بیلون کو پانون سے روندتا چلا آتا ہے ہاتھی کے خوف سے ہرنیون کے پرے تتر بتر ہوگئے ہائے یہ ہاتھی تمام باغ برباد کئے ڈالتا ہے

(تینون کا بہ شکر ہولناک و خوف زدہ ہوجانا)

دشنیت۔ (خود بخود) غضب ہوا لشکر مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہان تک آپہونچا اور جنگل
مین فتنہ بیدار کیا اب تو مجھے اُنکے پاس جانا ضرور ہوا۔

پریمیدا۔ ہے ماتا اب توہمکو اس متوالے ہاتھی سے ڈر لگتا ہے آگیان دونو اپنی کٹی کو
جائین۔

انسویا۔ سکھی شکنتلا تیرے لئے ماتا گوتمی اگلاتی ہوگی آ بیگ آ چل آ سب سے سب
ایک سنگ چھیم کشل سے کٹی مین پہونچین۔

شکنتلا۔ (آہ سرد بھرکر) سکھیو میری پسلی مین درد اُٹھا ہے مجھے چلا نہین جاتا۔

دشنیت۔ نازنینون ڈرو مت تم بلا وسواس چلی جاؤ مین تمہارے منشین مین کچھ خلل
نہ ہونے دونگا۔

انسویا۔ ہے ماتما جیسا تم سریکھے پرشون کا شکار ہونا چاہے سو ہم سے نہین بنا ہے اس
لئے یہ کہتے لجاتے ہین کہ پھر بھی درشن دینا۔

دشنیت۔ یہ تم کیا کہتی ہو ہم تمہارے دیدار ہی سے مشکور تو اضع ہوئے۔

شکنتلا۔ اری سکھیو ایک تو میرے پانون مین کانٹا چبھا ہے دوسرے کُرے کی شاخ
سے میرا انچل اُلجھ گیا ذرا ٹھیرو تو مین سلجھا لون۔

(دشنیت کی طرف دیکھتی اور ٹھیر ٹھیر قدم اُٹھاتی ہوئی
شکنتلا کا سہیلیون کے پیچھے پیچھے جانا۔)

غزل۔ دُھن جھنجوٹی۔ تال پشتو

طرز۔ ,,گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہین دل کو میرے قرار ہے،،

دشنیت

سنجے جب سے دیکھا شکنتلا بخدا حواس بجا نہین دہی عارضہ مجھے ہوگیا کہ جہان مین جسکی دوا نہین
ہین جہان مین لاکھون ہی خوبرو نہین اسمین حجت و گفتگو گر ایسا جیسی حسین ہے تو کرین دیکھا اور سنا نہین

مجھے کر کے خستہ وہ نیم جان چلی اُٹھکے ہپکو تو کہان ۔۔۔ مری زندگی ہے وہان جان تیرے دل مین رحم ذرا نہین
ابھی حال دل بھی نہ تھا کہا کہ وہ شوخ ہپکو سے اُٹھہ گیا ۔۔۔ رہا دل کا دل ہی مین مدعا مرا اُسپہ راز کھلا نہین
ترے کوچے مین ہون جو آپڑا اُنہو مجھسے آکر یُنجان خفا ۔۔۔ دلِ مضطرب نہین مانتا مری اسمین کوئی خطا نہین

(دشنیت کا جانا)

دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

خیمہ گاہ - پردہ نمبر (۱۰)

(اڈھیب کا دم بہرتے اور پریشانی ظاہر کرتے نظر آنا)

نثر - مقفیٰ

اڈھیب - اس شکاری راجہ کی رفاقت سے ہم تو بہت ہی تنگ ہو گئے شکار کے پیچھے دوڑتے دوڑتے ہاتھ پاؤن ایسے شل ہوئے ہین کہ گویا اپانگ ہو گئے خیر یہ دُکھ تو تھا ہی اُسپر تازہ مصیبت ایک اور پیش آئی یعنی شکنتلا نام دختر زاہد پر دشنیت کی نظر پڑی ہے اور اُس سے طبیعت لڑی ہے اب گھر لوٹنا کیسا، آہا وہ آیا راجہ اب مین اپنا جسم بیکار بنا کے یہین کھڑا ہو جاؤن کسی حیلے سے آرام تو پاؤن -

(دشنیت کا آنا)

دشنیت - آہ شکنتلا کا ملنا تو دشوار، اور دل نہایت بیقرار،
کیا کرون کس سے کہون -

اڈھیب - دوست مین ہاتھ پاؤن سے معذور ہون بس تمکو زبان ہی سے دُعا دیتا ہون کہ تمہارا بھلا ہو -

دشنیت - کہئے مہربان آپکا بدن کیسے رہ گیا -

ماڈہب - جہ خوش اپنی انگلی آنکہ مین کو بیچ کر آپ ہی پوچہتے ہو کہ آنسو کیون ہے -

دشنیت - یہ تمنے کیا کہا ہم سمجہا نہین -

ماڈہب - کیون جی! اہلا تمکو یہ کب زیبا ہے کہ امور سلطنت سے غافل ہوکر سیر و شکار مین رہو ہر روز ہرنون اور کتون کے پیچہے دوڑتے دوڑتے میرا تو بدن رہ گیا اب رحم کرکے دو ایک دن سستانے دو -

دشنیت - میرے بہی دل مین ہے کہ تیری بات مانون -

ماڈہب - تمہارا ہلا ہو -

دشنت - ماڈہب! اس دنیا مین جو بہترین قابل دید ہے وہ تیری نظر سے نہین گذری -

ماڈہب - صیح - اس واسطے کہ مجہے ہر روز حضور کا دیدار نصیب ہوتا ہے -

دشنیت - دوست مین یہ کہتا ہون کہ تو نے شکنتلا کو نہین دیکہا جو اس مقام کی زینت ہے -

ماڈہب - کیا خوب آپ رانیون کو چہوڑ کر ایک دہقانی عورت پر فریفتہ ہوئے -

دشنیت - دوست بہت کہنا تو فضول ہے لیکن خالق نے حسن و خوبی کے تمام صفات اوسکی ذات مین جمع کروئے ہین خدا جانے یہ معدنِ حسن داد کس بلند اقبال کو نصیب ہو -

ماڈہب - تو آپ جلد اُس سے شادی کرلین ورنہ یہ معدن حسن داد کسی گندہ ناترش جوگی کے ہاتہ لگ جائیگا -

دشنیت - یار وہ بے اختیار ہے اور اُس کا باپ گہر پہ موجود نہین -

ماڈہب - ہلا تمکو وہ کیسا چاہتی ہے ؟

دشنیت - سنو جو کیون کی لڑکیان شرمیلی ہوتی ہین تو بہی جب مین اوس کے مقابل ہوا تو اُسے کن آنکھون سے میری طرف بار بار دیکہا اور کسی حیلے سے

تبسم ہی کیا مگر شرم کے مارے نہ تو محبت کو ظاہر ہی کر سکی نہ پوشیدہ۔

ماڈھب - یہ خوش اور کیا دیکھتے ہی وہ تمہاری گود مین آ بیٹھی۔

دشنیت - جب وہ مجھے جدا ہونے لگی تو پاؤن مین کانٹا لگنے کا بہانا کرکے کھڑی ہو رہی
بعدہٗ آنچل اُلجھنے کے بہانے مجھے پھر پھر کر دیکھا۔

ماڈھب - خوب - آئے تو ہرن کے شکار کو اور ہو گئے خود شکار دوست اسی واسطے
تمکو جوگیون کا جنگل شہر سے زیادہ پسند ہے۔

دشنیت - یار کسی کسی جوگی نے مجھے پہچان ہی لیا ہے اب کس حیلے سے وہان جاؤن۔

ماڈھب - راجہ کو اس سے زیادہ اور کیا حیلہ چاہیے کہ زاہدون سے غلے کی پیداوار کا چھٹون
حصہ طلب کرین۔

دشنیت - جا نامعقول کچھ اور حیلہ بتا جس سے ناموری ملے اے بیوقوف زاہدون کی
حفاظت کے لیے اگر مین جواہر کا خزانہ اُٹھا ڈالون تو زیبا ہے۔

(چوبدار کا آنا)

چوبدار - سوامی کی جے ہو دو تپسوی دوار پر آئے ہین۔

دشنیت - اُن کو ابھی سامنے لاؤ۔

چوبدار - ابھی لاتا ہون - (چوبدار کا باہر جانا اور تپسون کو ساتھ لیکر آنا)

تپسوی - مہاراج کی جے ہو ہمارے گرو کنو رشی یہان نہین ہین اور راچھس آکر ہمارے پوجا پاٹ
مین وگھن ڈالتے ہین اس لیئے آپ کچھ دن اس آشرم کی رکشا کرین۔

دشنیت - (شکر کر) یہ تو میرے اوپر بڑی عنایت کی آپ چلیے مین بھی آیا۔

تپسوی - سدا جے رہے۔ (خوش ہوکر جانا)

ماڈھب - لو اب تو حضرت کی خوب ہی بن پڑی۔

دشنیت - کیا تجھے بھی شکنتلا کے دیکھنے کی آرزو ہے؟

ماڈھب - پہلے تو تھی مگر اب راچھسون کا نام سنکر ڈر لگتا ہے۔

دشنیت - کچھ خوف نہین تو ہمارے پاس رہنا۔

ماڈھب ۔ مجھے راجسون سے بچانے کی آپ کو کہان فرصت ہوگی۔

(چوبدار کا آنا)

چوبدار۔ مہاراج آپ کی ماتا کا بھیجا ہوا کربھک دوست نگر سے آیا ہے۔

دشینت ۔ اچھا اوسکو آنے دو۔

چوبدار۔ جو آگیان (باہر جانا اور کربھک کو بُلا لانا) مہاراج ادہر ہین سنکھ جا۔

کربھک ۔ (تسلیمات بجا لا کر) سوامی کی جے ہو ماتا نے یہ آگیان کی ہے کہ آپ کی آربل بڑہانے کیلئے برت آج سے چوتھے دن آپ کی برس گانٹھ کا اتسو ہوگا

اُس سے آپ کا آنا بھی اوشی ہے۔

دشینت ۔ (متفکر ہوکر) ادہر تو زاہدون کا کام درپیش اور اُدہر بزرگون کا ارشاد کیا کرون اور کیا نہ کرون۔

ماڈھب ۔ (ہنسکر) اجتو آپ ترشنک بنکر ہیں رہین

دشینت ۔ اے رفیق تجھے بھی تو ہماری والدہ بیٹا کہکے بولی ہین بس تو ہی شہر کو جا اور کہدنا کہ اون کو زاہدون کا کام کرنا بہت ضرور ہے۔

ماڈھب ۔ بھلا یہ تو کہئے کہ مین اب راجہ کا چھوٹا بھائی ہون یا نہین۔

دشینت ۔ ہان ہان اسی واسطے فوج بھی تیرے ساتھ جا ہیئے اِن سب کو لیجا یہان فوج کے رہنے کو جگہ بھی نہین ہے۔

ماڈھب ۔ تب تو مین راجہ ہی ہوگیا۔

دشینت ۔ اچھا اب ہم زاہدون کے کام کو جاتے ہین ہمارا پیام بخوبی پہونچانا۔

(سب کا جانا)

دوسرا ایکٹ - پانچوان سین

معبد کا باغ - پردہ المنبر (۵)

(شکنتلا کا اُنھیں پودا لگاتے ہوئے سہیلیوں کے ساتھ

بھنورا آنا)



ٹھمری - دُھن زلہ - تال پنجابی ٹھیکہ

کرز:- "ننگوان مہارے کرک گیو رے..."

شکنتلا - گھبراتی ہے اے سکیو میری اسم تن مین جان،

انسویا - کیوں حال ہوا یہ تیرا،

پریمبدا - کس بیماری نے گھیرا،

شکنتلا - شرماتی ہوں منہ سے مین کہتے حالِ دل اس آن... گھبراتی ہے

(دشینت کا آنا اور باتیں سُننے کے لئے پوشیدہ ہو جانا)

انسویا۔ شرم ہے ہم سے کیا،

پریمبدا۔ حال سُنا دل کا،

شکنتلا۔ مجھے کہا نہیں جاتا،

انسویا۔ کیا عشق ہوا ہے پیدا،

پریمبدا۔ ہے راجہ پر کیا شیدا،

شکنتلا۔ ان اس سے ہی ملنے کا میرے دل کو ہے ارمان۔ گھبراتی ہے

انسویا۔ اُس کو بھی الفت ہے،

پریمبدا۔ تیری محبت ہے،

شکنتلا۔ اب میرے نصیب کہاں،

انسویا۔ تو نا مت گھبرا،

پریمبدا۔ ہم دینگے اس سے ملوا

شکنتلا۔ تو فوراً اوس سے ملنے کا تم کر دو کچھ سامان۔ گھبراتی ہے

(دوشینت کا شکنتلا کے پاس آجانا)

غزل۔ دُہن جنجوٹی۔ تال پشتو

طرز۔ جہاں پر شمع ہوتی ہے وہاں پروانہ آتا ہے۔

دشینت

تری اس چاہ کے صدقے ترے ارمان کے صدقے
صنم تو ہے فدا مجھ پر خدا کی شان کے صدقے

انسویا

تمہارے ہجر میں جاتی ہی تھی جی سے مرے ہمدم
بچائی آ کر جان تم نے اس احسان کے صدقے

پریمبدا

ہرن کے بچوں کو ملوا ہیں جا کر دودھ ہم دونوں
ملو دلبر سے تم ہیں ہم تمہاری جان کے صدقے

غزل۔ دُہن بھوپالی۔ تال دادرا

طرز۔ مر گیا ہم ہوئی سب آہ قیامت اوس کی۔

شکنتلا

ہم دو چھوڑ نہ جاؤ مجھے اس جا تنہا ۔۔۔ غیر کے پاس سہے بجا مرا رہنا تنہا
ایک تم مین سے رہے بہر خدا پاس مرے ۔۔۔ تانہ دہڑکے مرا وحشت سے کلیجا تنہا
بے تمہارے تو اکیلی نہ رہون گی یان مین ۔۔۔ کون سی مہر ہے یون چھوڑ کے جانا تنہا

انسویا

کیا سمجھ تیری مبارک ہے یہ ماشاء اللہ ۔۔۔ پاس ہو جسکے صنم وہ بھلا کیا تنہا

پریمبدا

کرتی ناحق ہی ہے اندیشۂ تنہائی تو ۔۔۔ چھوڑ جائینگے ابھی تجکو نہ را جا تنہا

(دونون سہیلیون کا جانا دشینت کا شکنتلا کو منانا۔)

ہولی - دُہن کافی - تال چاچر

طرز۔ "پہاگن کے دن چار۔"

دشنیت

مری جان، سکھیون کو جانے دے تنہا نہیں تو ۔۔۔ حاضر ہون مین تیرا یار۔۔ ۔۔۔ مری جان
تو صدقے مجھ پر ہے جی سے دلبر ۔۔۔ مین جان سے تجھپر نثار۔۔ ۔۔۔ مری جان
سینے سے لگ اب دے بوسۂ لب ۔۔۔ کر لے ہول مجکو پیار۔۔ ۔۔۔ مری جان

(دشینت کا شکنتلا کو گلے لگانا اُسکا گھبرانا)

ٹھمری - دہن جھنجھوٹی - تال چاچر

طرز۔ "سیان نے موکو گرو الگائے یور ہے۔۔"

شکنتلا

راجہ جی مجکو ناحق ستاؤ نہ تم ۔۔۔ اکیلی جان کے مجکو ناحق ستاؤ نہ تم۔۔ راجہ جی
اے راجہ مین ہون زاہد کی بیٹی ۔۔۔ مجھے بیوائی سکھاؤ نہ تم۔۔ ۔۔۔ اکیلی
الفت ہے اچھی بس دھر ہی گی ۔۔۔ ابھی ہاتھ اپنا بڑھاؤ نہ تم۔۔ ۔۔۔ اکیلی

ہون کنواری لڑکی مین تم جوان ہو — گلے سے مجھے بس لگاؤ نہ تم۔ اکیلی
تنہا ہوں گی مین یہان نہ ہرگز — مجھے ہمدمون سے چھڑاؤ نہ تم۔ اکیلی
(شکنتلا کا علیحدہ جاکر چھپ جانا دشنیت کا پچھتانا)

نثر مقفی۔

دشنیت۔ (خود بخود) آہ مجھے عاشق کو چھوڑ کر یہ ایسی چل گئی گویا کبھی کی شناخت ہی نہ تھی۔ اس کا بدن تو نازک ہے مگر دل نہایت کڑا جیسے روئی مین ہو لا۔

غنی نے سچ کہا ہے۔ بیت

سنگین دل ست ہر کہ بظاہر ملائم ست — پنہان درون پنبہ نگر پنبہ دانہ را

شکنتلا۔ (خود بخود) یہ سنکر مجھے چلنے کی طاقت نہین رہی۔

دشنیت۔ (خود بخود) بے پیاری کے اب یہان رہکر کیا کرونگا (چلا پھر آگے کو دیکھکر بولا) آہا اب تو کچھ ٹھیرونگا کہ اسکی یہ پہونچی یکایک میرے سامنے ایسی آئی گویا پاؤن کی بیڑی (بڑے شوق سے اسکو اٹھا لیا)

شکنتلا۔ (اپنے ہاتھ کو دیکھکر خود بخود) آہ مین ایسی لاغر ہوگئی ہون کہ پہونچی ہاتھ سے گرتی نہ معلوم ہوئی اب مین چلون اور اسی حیلے سے اسکو پھر دکھائی دون۔
(آہستہ آہستہ دشنیت کی طرف چلی)

غزل۔ دھن دیس۔ تال قوالی

طرز۔ خیال آتا ہے دل کو شکوہ کا بیداد کیا کیجیے۔

شکنتلا

گری پہونچے سے یہ پہونچی جو پائی ہو تو دیدو جی — پڑی اس راستے مین ہاتھ آئی ہو تو دیدو جی
گواہی دل یہ دیتا ہے کہ اے راجہ لی تم کو — جو چیز زاہدان تم نے چرائی ہو تو دیدو جی
برا ہو عشق کا بس ضعف کے باعث گری ہوگی — شہادت بن مری لاغر کلائی ہو تو دیدو جی
نہ دوگے تو بہت سی تمہاری ہوگی بدنامی — نہ جو منظور اپنی جگ ہنسائی ہو تو دیدو جی

غزل۔ دھن پیلو۔ تال پشتو

طرز " نہ ہزار آئینہ کے ثانی ترا کوئی نظر آیا "

دشنیت

پر مری بیشک یہ پہونچی راہ مین اک ہنے پائی ہے — مگر دین کیون بہلا اب ہے تجسے تو لڑائی ہے
تجاکر جہوٹی اُلفت ہمکو تم نے کرلیا شیدا — کہا جب وصل کو تو ہاے کیا سوکہی سنائی ہے
ابہی تم ہم بغل ہوکر ہین دو ہانچ بوسے دو — اگر منظور تمکو ہے اب کرنی صفائی ہے

ٹھمری - دہن زلہ - تال چاچر

طرز " جان اے جان جان اے جان جان "

شکنتلا

سنئے اے مہربان سنئے اے مہربان — ہون آپ پر مین فدا بیگمان - سنئے
سب ہے شادی پر ہم بغل مین نہ ہون گی — گو مسرت وصل مین جائے جان - ہون
سو آپ کو راجہ پر واسیری کیا — سکتے ہو خوش بہت رانیان - ہون
مین بیٹی زاہد کی اور آپ راجہ — ذرہ کجا مہر تابان کہان - ہون
جو آپ مجہسے کیا چاہین شادی — تو عذر مجکو نہین کچہ بہی ہان - ہون

دشنیت

سن تو اے دلربا سن تو اے دلربا — شادی سے کب مجکو انکار تہا - سن تو
مین زوج ہون تیرا تو میری زوجہ — بس عقد میرا تو ا ہو گیا - شادی
اب ہم بغل ہو شادی تو ہولی — رسمین بہی ہوتی رہینگی ادا - شادی

(دونون کا بغلگیر ہوکر جانا)

دوسرا ایکٹ - چھٹا سین

سبہ کا جنگل - پردہ نمبر (۹)

(شکنتلا کی سہیلیوں کا آنا اور مبارکباد شادی گانا)

غزل - دُھن بھیروین - تال پشتو

طرز "مرے دل کے ہیں دو خواہاں اسے روں یا اسے وہ رون -"

سہیلیاں

ہوئی ہمدم نے راجہ سے جو بھی شادی مبارک ہو
بزرگوں سے نہ کچھ پوچھا یہ آزادی مبارک ہو

ہزار ریحان سے سنبل گل سے بلبل سرو سے قمری
ملے معشوق و عاشق خانہ آبادی مبارک ہو

سنیں جب کنو رشی یہ مژدہ تو ہوں دل سے بہت خوش
انہیں یا رب سدا راجہ کی دامادی مبارک ہو

(دونوں کا جانا)

دوسرا ایکٹ - ساتواں سین

منظر - پردہ نمبر (۱۲)

(دشینت کا شکنتلا سے رخصت ہونا شکنتلا کا رونا)

ٹھمری - دُھن گوری - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "گگری ان مرے گردھاری -"

دشینت - ہم کو سدھارنے دے پیاری
اشک نہ گر تو جاری -
ہائے

شکنتلا - ہائے نہ تم دو دن بھی رہے یاں
آن ہوئی کی تیاری -
ہائے

دشینت - ہٹنا پڑے ہے جانا ضروری
کام ہے گھر پر بھاری -
ہائے

شکنتلا - ایسا ہی جلدی تھا جو بچھڑنا
کاہے کو کی تھی یاری -
ہائے

دشینت - جلد تجھے بلوائینگے ہم دان
ہائے نہ کر اب زاری -
ہائے

شکنتلا - یاد مری تم بھول نہ جانا
ورنہ مری ہے خواری -
ہائے

دشینت ۔ دین سمجھ اب ہم اپنی نشانی ـــ ہے یہ انگوٹھی ہماری ۔ ۔ ہمکو

(انگوٹھی دینا)

شکنتلا ۔ غیر سدہارو بس نہیں اپنا جاؤ جی ہے ناچاری ۔ ۔ ہمکو

(دشینت کا بارادۂ روانگی قدم اٹھانا شکنتلا کا اسکو اٹکانا دونوں کا حیرت مین آنا اور سکتے کی حالت مین ایکدوسرے کو تکتے رہنا

دوسرے ایکٹ کا اختتام یا ناڈراپ سین کا گرایا جانا

تیسرا ایکٹ ۔ پہلا سین

معبد کا باغ ۔ پردہ نمبر (۵) کا

(شکنتلا کی سہیلون کا پھول چنتے ہوئے نظر آنا ۔)

غزل ۔ دھن کا لنگرا ۔ تال قوالی

طرز ۔ ’’آئے ہین خدمت مین تیری ناچنے گانے کو ہم ۔۔۔‘‘

انسویا و پریمبدا

دہیسر ہین یہ پھول رسمی طور ہوجا کے لئے
اب نہین درکار ہمکو اور پوجا کے لئے

لیکن آج اپنی سکھی آئی نہین ہے باغ مین
اسکی خاطر ہی تو ہون پھر گور پوجا کے لئے

بین لینا چاہئے کچھ اور تھوڑے پھول جلد
آشرم کو پھر چلین فی الفور پوجا کے لئے

(دونون کا پھول بینے مین مصروف ہونا ۔)

نثر ۔ غیر مقفیٰ

دربا سارش ۔ (غائبانہ) مین آتا ہون ۔

انسویا ۔ (کان لگا کر) ہے سکھی ایسا بول جان پڑتا ہے کہ ماتو کوئی اتھتہ آشرم مین آیا ہے ۔

پریمبدا۔ کچھ ڈر نہیں شکنتلا وہاں ہی ہے۔

انسویا۔ شکنتلا سے تو پنت اسکا سن سکانے نہیں چلواتے ہی ہیں بیٹھیں۔

پریمبدا۔ (آگے دیکھکر) ہائے ہائے بُری ہوئی دُرباسا رِشی اس بہرے بیگ بیگ بڑھتے جاتے ہیں۔

انسویا۔ بیگ چلو پیروں پڑکر جیسے بنے تیسے منالیں۔

(دونوں کا دوڑ کر چلنا پریمبدا کا پاؤں پھسلنا انسویا کا ہاتھ پریمبدا کا چھٹ جانا)

پریمبدا۔ ہائے آج اُتاولی ہوکر میں نے پھولوں کی ٹوکری گرائی کہیں ایسا نہو کہ پوجا انگھن ہو جاوے

(پریمبدا کا گرے ہوئے پھول جلد جلد اٹھانا انسویا کا دُرباسا رشی کو وہاں منا کر لانا)

غزل۔ دھن ولہ سارنگ۔ تال دادرا

طرز۔ "یہ رخ نیلگوں گرد و غبار سے نہ چھپا"

دُرباسا رشی

شکنتلا نے مری کی نہ آج مہمانی	غرور کرنے لگی ہے یہ اُس کی نادانی
تمام رشیوں میں ہے منزلت بڑی میری	پر اُس نے قدر نہ صحیح میری کچھ جانی
ہوا ہے جب کہ دُشینت راجا سے خوا	لگی سمجھنے وہ مغرور آپ کو رانی
تو بھول کے راجا کرے گا اب اُس کو	یہ جانیگی تو وہ سمجھیگا اس کو بیگانی
اسی کی ذات سے اب ہوگی اُسکی بیقدری	کہ جسکے عشق میں ایسی ہوئی یہ دیوانی

طرز۔ "زمانہ کہتے جگ کو ہے جیرا لو"

سو بابان

کرو راضی اتنی پھیر دیا تم	پھیر لو آنکھیں یہ ہے دُعا تم کرو
ہو ہماری سے بھول بیالی	اس سے نہ ہو کچھ خفا تم

پہچانتی ہتی تم کو نہ وہ تو سمجھو اُسے بے خطا تم۔ کرو

غزل۔ دُہن پہاڑی جہنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔ نہ اخدا خدا یہ دور دکہ سدا۔

دُرباسارش

مین نے تو بخشدی اب اسکی سب خطا — پہر سکتی ہے کہین پہ میری بددعا
راجہ کریگا اب اسکو نہین طلب — جائیگی اُسی کے گہر خود ہی شکنتلا
جب ہوگی روبرو یہ اُسکے ماہرو — پہچانیگا نہ وہ گو دیگی یہ پتا
دیکھیگا اپنی وہی انگشتری جبھی — یاد آئیگا اُسے تب اسکا ماجرا
جائینگے پہر مل آپس مین دونون مل — تا زندگی کبھی ہونگے نہین جدا

(دُرباسارش کا جانا)

نشستِ ثقفی

انسویا۔ بہلا یہ تو آشا ہوئی کہ راجہ اپنی انگوٹہی دیکہکے شکنتلا کو پہچان بہی لیگا پرنت سے پریمبدا یہ شراب کی بات ہم ہی تم جانین شکنتلا کو مت سناؤ اسکا سوبہاؤ کومل بہت ہے۔

پریمبدا۔ ایسا کون ہوگا جو ملکا کی لبل لتا پر تتا پانی بہڑکے۔ (ایک تپسوی کا آنا)

تپسوی۔ گرو کنو تیرتہ سے آگئے ہین اور اُنکو سروش غیب سے دریافت ہوا ہے کہ شکنتلا کی شادی راجہ دشمنت سے مخفی ہوگئی بلکہ وہ حاملہ بہی ہے اُنہون نے بہت خوشی سے شکنتلا کو راجہ کے پاس بہت جلد پہونچانیکا حکم کیا ہے اور ایک شاہانہ جوڑا سو زیور جو انہین غیب سے ہاتہ آیا شکنتلا کے پہنانیکو دیا ہے تم بہی جلد چلو شکنتلا کی رخصت مین شریک ہو۔

(دونون سہیلین کا تپسوی کے ساتہ خوش خوش دوڑتے ہوئے جانا)

تیسرا ایکٹ ۔ دوسرا سین

چوتھا سین

(راج محل ۔ سجا سجایا کمرہ۔ کنورون کا رخصت کی سواری کے لئے آ نا)

غزل - دُھن جوگیا اساوری - تال قوالی

طرز ۔ "خدایا تنگ آئی ہون ستم اب اٹھ نہیں سکتا ۔"

سب پتیوی

تجھے راجہ کے گھر جانا مبارک اور خوشتر ہو	تری دولت ہو روز افزون ترا عالی مقدر ہو
ترے گیسو کی ہو زہرہ کنیز شانہ کش دایم	ترے سر پر ہما اسے پیاری ہر دم سایہ گستر ہو
عزیز شوہر شاہِ جہان ہو تا ابد یارب	ترا فرزند عالمگیر ہو ثانی سکندر ہو

(کنورش کا آنا اور شکنتلا کو کمال محبت سے نصیحت سنانا)

مثنوی - دُھن جوگیا اساوری - تال نداردو

طرز ۔ "ہے ہے مرا بول ہے گیا کون ۔"

کنورش

اے بیٹی تری ہے اب تو رخصت	سُن باپ کی دل سے کچھ نصیحت
شوہر کی سدا تجھے ہو پاسداری	خدمت سے بعجز و خاکساری
لازم ہے اسے سلا کے سونا	بیدار بھی اُس سے پہلے ہونا
جب ہو وہ خفا تو بالضرورت	کر بیٹھی نظر حیا کی صورت
شوہر سے ہمیشہ رکھیو اُلفت	کیون گوتمی کیسی ہے نصیحت

گوتمی

ہان بھائی یہ پند ہے گہر دار | بیٹی اسے بھول مت خبردار

نثر مقفی

کنورش ۔ لب میں باہر جاون گا سارنگ سے راجہ کے لئے کچھ پیام کہون گا ۔

(کنور شش کا باہر جانا!)

غزل - دُھن بکھی کدا جت راجا ترت مجکو نہ پہچان سے تو یہ مندری بھسرا اس کا پہچانتی تھی تم تو

[illegible] اخلاص [illegible]

شکنتلا - (گھبرا کر) ہمدم تیری اس بات نے تو میرے دل کو لرزا دیا -

پریمیدا - پیاری ڈرے مت اسنہ مین جھوٹی شنکا بہت اٹھتی ہے -

(ایک تپسوی کا آنا)

تپسوی - اب دن بہت چڑھ گیا ہے چلو جلد جدا ہو -

(سب کا جانا)

تیسرا ایکٹ - تیسرا سین

معبد کا جنگل - پردہ نمبر (۹)

(کنور شش کا فراق و غم مین گریہ و زاری کرتے آنا -)

غزل - دُھن کلیان - تال دادرا

طرز - ہائے مفلس ہو گئے ہم گر گئی نندوا ہینے -

کنور شش

آہ وہ نور نظر چشم سے ہے جو بیرون — شق جگر ہوتا ہے سینہ مین اُبلتا ہے خون

جسکو بیٹی کی طرح پالا تھا چھاتی سے لگا — حال دل اُسکی جدائی مین نہ کیونکر ہو زبون

جیسے صحرائی کا جب حال ہوا ابتر — کہ ذرا دل کو تو جاتی نہیں اب دنیا و دون

رنج کیا اہل زمانہ پہ گذرتے ہونگے — جب نکل جاتی ہے آغوش سے دختر نیک

سچ کہا کرتے ہین بیٹی ہے پرائے گھر کی — رسم دنیا پہ بہتر ہے کہ مین صبر کرون

(ایکٹرس)

تیسرا ایکٹ - چوتھا سین

دشنیت کا دربار - پردہ نمبر ۱۳

(راجہ دشنیت کا تخت پر بیٹھے ہوئے اور درباریوں کو دست بستہ کھڑے نظر آنا گلاونتوں کا راجہ کی مدح گانا)



غزل - دھن کافی - تال قوالی

طرز "کبھی تو طالع کی خوبیوں سے مقام خلوت کا پائینگے ہم"

شکنتلا

سطیع کرتے ہو سرکشون کو خطا پہ لیتے ہو ڈنڈ بھاری ۔ پڑے تمہارے غضب مین بیکس جو خوش سلوکی سے ہو عاری

کیا جہان معمور ہے خالی مفسدون کی جڑ اوکھاڑ ڈالی ۔ یہی ہے دستور شاہ عالی ہو مملکت کل زمین تمہاری

(دربان کا آنا)

نثر غیر مقفیٰ

دربان - (آگے بڑھکر) مہاراج کی جے ہو ہمالہ کی ترائی سے تپسوی لوگ استریون سمیت آئے ہین اور گرو کنوسنی کا کچھ سندیسا لائے ہین۔

دشینت - (تعجب سے) کیا زاہد مع عورات ہین۔

دربان - ہان مہاراج۔

دشینت - اچھا اون کو سامنے بلاؤ۔

دربان - جو آگیان (باہر کی طرف بڑھکر) مہاتماؤ ادہر آؤ۔

(دو چیلون کا مع گوتمی اور شکنتلا کے آنا)

دشینت - (شکنتلا کو آتا ہوا دیکھکر) آہا یہ خوبصورت عورت کون ہوگی جو زاہدون مین ایسی تابان ہے جیسے زرد پتون مین تازہ کونپل۔

کنچکی - مہاراج اس نازنین کا حسن تو قابل دید ہے۔

دشینت - خیر پرائی عورت کو دیکھنا جائز نہین۔

سارنگ - (آگے بڑھکر) مہاراج کی جے ہو گرو کنو نے اپنی بیٹری شکنتلا کو بھیجا ہے اور یہ سندیسا دیا ہے کہ جو آپ کا اس کنیا سے بیاہ ہوا سو ہمنے پرسنتا سے انگیکار کیا اور یہ کنیا تم سے گربھونتی ہے اب اسکو اپنے رنواس مین لو اور دونون ملکر شاستر انسار بیوہار کرو۔

دشینت - (آزردہ ہوکر خود بخود) یہ کیا ماجرا ہے (سوچ مین آنا)

غزل - موہن ہو پالی - تال دادرا

طرز۔۔ مر گیا ہو ہوئی بس آج قیامت اسکی۔۔

شکنتلا (خود بخود)

ہائے راجہ کے یہ کیا جی مین سمایا اُلٹا
شاہ ہونے کی جگہ سورج مین آیا اُلٹا

ایسی بیقدری ہے راجہ نے سنا کیون یہ پیام
ابر کیا ہے عجب نظر آشنا یا اُلٹا

آنکھہ تو پھر کی سہی بانین کہ نکو خالی ہے
حیف قسمت نے اثر اسکا دکھایا اُلٹا

نثر۔ غیر مقفیٰ

سارنگ ۔ راجہ تم لوکاچار کی باتین جانتے ہو استری پت کے ہوتے پیہر مین کیسی ہی سُشیلا سے رہے پرنت لوگ ہوا کرتے ہین اسلئے اب ہماری اچھا ہے کہ چاہے اسیر تمہارا پیار ہو چاہے نہ ہو یہ تمہارے ہی گھر رہے تو بھلی ہے۔

دشنیت ۔ تم کیا کہتے ہو کیا میری شادی اسکے ساتھ ہوئی ہے۔

شکنتلا ۔ (ملول ہو کر خود بخود) اے دل جو مجھے خوف تھا وہی پیش آیا۔

سارنگ ۔ مہاراج کیا اپنے کئے کو پچھتاتے ہو۔

دشنیت ۔ تم کس امید پر اس بے اصل افسانے کو سچا بنایا چاہتے ہو۔

سارنگ ۔ (غضبناک ہو کر) جنکو ایشورج کا مد ہوتا ہے اُنکا چت استھر نہین رہتا۔

دشنیت ۔ تمنے یہ بات بہت سخت کہی۔

گوتمی ۔ (شکنتلا سے) اے پتری اب بہت لاج مت کر مین تیرا گھونگٹ کھولی دون جس سے تجھے تیرا پت پہچان لے۔

(دشنیت کا شکنتلا کو بغور دیکھتے رہنا)

غزل ۔ دھن کافی ۔ تال دادرا

طرز۔۔ سوچنا پہلے سے الفت کا جو انجام بھی۔۔

شکنتلا

توڑ کے رشتۂ الفت کو یہ ہرجائی کیا
بات بد مجھ مین ہی اغیار نے تبلائی کیا

کیا گنہ مجھسے ہوا ہے جو خفا ہو صاحب
مجھ سے چھٹنے کی ابھی تمنے قسم کھائی کیا

ابھی تو آدمیں کیا کیا ابھی فرماتے تھے — یاد ان باتوں کی اب تک بھی نہیں آئی کیا
کر کے شادی جو مجھے چھوڑتے ہو اے راجا — ہوگی اس میں نہیں کچھ آپ کی رسوائی کیا

نثر - غیر مقفیٰ

وشنت - (شکنتلا کو دیکھکر خود ہی) اب میں یہ سوچتا ہوں کہ اس نازنین کے ساتھ کبھی میری شادی ہوئی ہے یا نہیں تو میری سمجھ اُس بھونرے کی سی ہو جاتی ہے جو صبح کو شبنم آلودہ گل چاندنی کے گرد پھرتا ہے نہ چھوڑ سکے نہ بیٹھ سکے۔

کنچکی - (آہستہ راجہ سے) مہاراج تو اپنے دین و ایمان میں نہایت ثابت قدم ہیں ورنہ ایسی حسین عورت کو رنواس میں داخل کرنے سے کون انکار کرتا ہے۔

سارنگ - مہاراج چپ کیوں ہو رہے۔

وشنت - اے زاہدو میں بہتیرا سوچتا ہوں لیکن یاد نہیں آتا کہ اس نیک بخت سے میری شادی کب ہوئی اور یہ امر چھتریوں کے قاعدے سے خلاف ہے کہ جسکو غیر سے حمل ہو اسکو اپنے رنواس میں لیں۔

ساردت - مہاراج ایسے سچی مت کو جس رشی نے تمہارے اپادہ کو بھول ابھی کندیا ایسے بیہودی جیسے کوئی چور کے پاس اپنا دھن بھیجے اُس کا ایمان مت کرو۔

غزل - دُھن کو سیا - تال پشتو

طرز - "اک پردے میں ہیں انکار مگر"

وشنت

کس طرح یاد کریں باتیں تمہاری صاحبو — دل کی آگ [illegible] ہم بیقراری صاحبو
ہم نے تو شادی نہیں کی آج تک باہر کوئی — تم اب تک جلاتے ہو رانی ہماری صاحبو
پہلے دیکھی تک نہیں یہ نازنین ہم نے کبھی — جان لیں ہم کس [illegible] اسکو اپنی پیاری صاحبو
خواب میں بھی ہم کو یہ صورت نظر آئی نہیں — ایسی [illegible] ہم کو نہ ہوئی [illegible] صاحبو
غیر کی اس حاملہ عورت کو ہم کر اپنے گھر — کیوں اٹھائیں مفت میں ہم شرمساری صاحبو
کیا تماشا ہے تو لائے جو لائے تم اسکو یہاں — [illegible] ہوگی [illegible] کچھ ہماری صاحبو

اپنے شہر مین زود تر پہنچاؤ واپس اس کو تم — لاکے یان کی تمنے ناحق اسکی خواری صاحبو

غزل - دھن پرچ کا لنگڑا - تال قوالی

طرز - ''اشین کو اسے لوگو نہ کہو جانو جو چھپے ہین بس بہار اے غم مین -''

شکنتلا

ہوئے جو راجا مجھسے روکش تب تو میرا گناہ کیا ہے — کنوئین مین گرتی نہ آب کھوتی جو مین سمجھتی کہ چاہ کیا ہے
گئے تھے معبد کے باغ تک جب شکار تم کھیلنے وہان تب — کیا تھا مخفی بیاہ مجھسے کہو تو اب اشتباہ کیا ہے
بھول تمہارا اٹھا ہے مجھے لاؤ آنکھین ادھر کو دیکھو — کسی طرح پر بھی دو تسلّی ذرا تو سیکھو نباہ کیا ہے

مثنوی - دھن زلہ کلیان - تال دادرا

طرز - ''نام کیون نکلا سلیمان کا دہن سے تیرے ..''

دشینت

کس لئے مکر کی باتین یہ سناتی ہے تو — داغ بدکاری کا کیون مجکو لگاتی ہے تو

شکنتلا

بھول کر تم نہین پہچانتے ہو مجکو اگر — دیکھو یہ اپنی نشانی کی انگوٹھی شوہر

دشینت

ہان وہ دکھلا دے مجھے جلد انگوٹھی اب تو — اپنے منہ ورنہ بنے آپ ہی جھوٹی اب تو

شکنتلا (انگوٹھی سے)

ہائے انگلی مین نہین ہے وہ انگوٹھی آفت — ہوگئی اب تو سراسر ہی مین جھوٹی اسے مان
راہ مین دھویا تھا منہ ہاتھ جلن ندّی پر — گر گئی وہ انگوٹھی گری شاید کہ وہین اے دختر

دشینت

کیون نہ دکھلائی مجھے میری انگوٹھی تو نے — خوب یہ بات بنائی ارے جھوٹی تو نے

شکنتلا

آہ تقدیر نے تو مجھسے دغا کی ہے اب — دیتی ہون تمکو گواہ اور بہتے بھی مین اب

دشنیت

دے بیٹے اور بھی جو چاہے سونگا مین سب — بے ٹھکانے کی مگر بات نہ ہو کوئی اب

غزل - دُھن دیس - تال پشتو

طرز - "ہے حقیقی عشق اُنہین لوگون کا -"

شکنتلا

وہی مین ہون پیاری شکنتلا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو — ہوئے جبکہ تم تھے بدل فدا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مجھے زاہدون کے چمن مین جب کیا ایک بھونرے نے دق عجب — تو دبایا تھا تمنے اُسے اُڑا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

گری نیلوفر کی جو پہونچی تھی سر راہ پانئون مین گر پڑی — تو لیا تھا تمنے اُسے اُٹھا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

گئی مانگنے کو مین ہونچی جب ہوئی تمکو خواہش وصل تب — وہین مخفی بیاہ تھا ہو گیا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کہو اب بھی باقی ہے کوئی شک جو نکی ادھر کو نگاہ تک — دیا پورا مین نے تو سب پتا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مثنوی - دُھن زلہ کلیان - تال دادرا

طرز - "نام کیون نکلا سلیمان کا دہن سے تیرے -"

دشنیت

اپنی چالاکی نہ دکھلاؤ تو خدا را ہم کو — بے ٹھکانے کی نہین باتین گوارا ہم کو

میٹھی باتون سے تو بدکار ہی ٹھگ جاتے ہین — نیک طینت کہین دہوکے مین بہلا آتے ہین

غزلیات - دُھن زلہ - تال پشتو

طرز - "ڈھونڈھینگے ہم کہان تمہین جا کر -"

شکنتلا

ہائے کیا تو نے بے وفائی کی — آہ کیون تجھسے آشنائی کی

دشمن جان ہوا تو لے کر دل — حیف یہ کیسی کج ادائی کی

کام آئی نہ گریہ و زاری — آہ نے بھی نہ کچھ رسائی کی

بے سبب مجھسے کیون ہوئے ناراض — کوئی صورت بھی ہے صفائی کی

تیرے دربار سے کہان جاؤن — تو ہی دے داد اس دہائی کی

آسمان دور تو زمین ہے سخت — کون جانے مری سمائی کی

دشینت

مین نے کب تجھسے آشنائی کی — چھوڑ باتین یہ بیوائی کی
شرم آتی نہین تجھے کچھ بھی — باتین کرتی ہے بیحیائی کی
مین نے صورت بھی تیری دیکھی نہین — تو سُناتی ہے کتخدائی کی
بیٹی زاہد کی ہے خدا کے لئے — سیکھ تو چال پارسائی کی

غزل مستزاد - دُھن پیلو - تال دادرا

طرز - ”کون تمھارا دنیا مین پرستار ہو بس - ہے نہین کوئی بیلا“

شکنتلا

تجھے بے مہر کو مین اپنا دل آرا سمجھی — آ گیا دھوکا ہوا — ملک الموت جو تھا اُسکو مسیحا سمجھی - یہ تھا قسمت کا لکھا
کیا غلط مین نے یہ سمجھا تھا کہ تو ہو گا رفیق - نہ ہوا آہ شفیق — ہو گیا غیر غضب ہے جسے اپنا سمجھی - آہ دل مُفت گیا
دام کاکل کو ترے مزرعۂ سُنبل جانا - اس سے سر آئی بلا — دانۂ خال کو مین عنبر سارا سمجھی - کیسی بھاری تھی خطا
بعد مدت کے ذرا اتنو سمجھ میری پھری جب مصیبت مین گھری — یار بس تجکو فقط اپنی غرض کا سمجھی - اب گرہ ہونا ہی کیا

نثر - غیر مقفیٰ

سارنگ - اس راجہ کی چلبلاہٹ دیکھکر یہ اس لجاتا ہے اب جو کوئی گپت سمیرہ کرے وہ پہلے پرکھنا کرے کیونکہ جو پریت بنا سمجھا بوجھے جُڑ جاتی ہے وہ تھوڑے ہی کال مین بیر ہو جاتی ہے

دشینت - کیا تم اسکی چکنی چپڑی باتون کو صحیح جانکر مجھے عذاب مین ڈالا چاہتے ہو؟

سارنگ - (حقارت سے) اُبر تہا دھن لیا یہان اس کنیا کہ جسنے جنم بھر چھل کا نام بھی نہین سیکھا کون پرتیت کرتا ہے یہان تو وہی سچے ہین جو دوسرون کو دوش لگانا پڑھے ہین۔

دشینت - آپ ٹھیک فرماتے ہین مین ایسا ہی ہون لیکن بردکھے کہ اس عورت کو الزام لگانے سے مجھے کیا ملے گا۔

سارنگ - بہاری بہت۔

دشینت - نہین بریشون کی قسمت مین مصیبت کبھی نہین لکھی۔

سارودت ۔ ہے سارنگ اب اس باد سے کیا ارتھ نکلیگا ہم تو گرو کا سندیسا لائے تھے سو بھگتا چکے اب چلو اور ہے راجا یہ شکنتلا تیری بواہتا استری ہے تو اسے رکھ چاہے چھوڑ استری کے اوپر پتی کو سب ادھکار ہوتا ہے آؤ گوتمی چلو۔ (دونوں چیلے مع گوتمی چلے)

شکنتلا ۔ ہائے یہ تو دغاباز نکلا اب کیا تم بھی مجھے چھوڑ جاؤگے؟

گوتمی ۔ (پیچھے پھر کر) بیٹا سارنگ شکنتلا تو بلاپ کرتی پیچھے پیچھے آتی ہے دکھیا کو نرموہی پتی نے چھوڑ دیا اب یہ کیا کرے۔

سارنگ ۔ (شکنتلا پر غصہ کرکے) ہے ابھاگنی تو پتی کے اوگن دیکھکر کیا سوتنتر ہوا چاہتی ہے؟

(شکنتلا ڈر گئی اور کانپنے لگی)

سارودت ۔ ہے بھاگیوان سن رے جو تو ایسی ہی ہے جیسا یہ راجا کہتا ہے تو پتا کے گھر رہنے کا تیرا کیا ادھکار رہا اور جو تو اپنے من سے سچی ہے تو پتی کے گھر میں داسی ہوکر بھی رہنا اچھا ہے اب تو تنیں پیچھے ہم آشرم کو جاتے ہیں

دشینت ۔ اے ناہو کیوں اسے جھوٹی امید دیتے ہو دیکھو چاند کامودنی ہی کو اور سورج کمل ہی کو کھلاتا ہے اسی طرح متقی آدمی پرائی عورت سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں۔

سارودت ۔ ست ہے پرنتو ایسا پرش ہے کہ اگر ہم ادھرم کرت سے ڈرتا ہے تو بھی اپنی بواہتا کو چھوڑتے نہیں لجاتا اب جو تیرے من میں آوے سو اسکے کرہیو اپنے آشرم کو چلے

(دونوں چیلوں کا مع گوتمی جانا)

دشینت ۔ نیک بخت ان کی باتوں میں مت آ تو بھی پیچھے پیچھے چلی جا۔

غزل ۔ دھن ایمن ۔ تال قوالی

طرز ۔ ہا دنیائے بے ثبات کہ سطوت نقابتین ۔ ہا

شکنتلا

آئی تھی گل کے واسطے بس خار سے چلی ۔ دارالشفا سے ہائے میں آزار سے چلی

آئی تھی کس امید سے جاتی ہوں نامراد ۔ ارمان وصل دل ہی میں ناچار سے چلی

جو تھی بار غم سے سبکدوش عمر بھر ۔ الزام والتہام کے انبار سے چلی

اگر یہاں بھی رانی جی کہلانے کی اُمید — سرکار سے خطاب یہ مکّار سے چلی
تیر سخن سے ہو گیا سینہ مرا فگار — سیف زبان کے دل پہ کیسی وار سے چلی
اُمید وصل میں یہاں آئی تھی باغ باغ — فرقت کا داغ تیری طلبگار سے چلی
ناراضگی نہیں تیری منظور مجکو اب — ہوتا ہے اتنا کس لئے بیزار سے چلی

(شکنتلا کا روتے ہوئے باہر جانا)

نثر - غیر مقفّیٰ

وشنیت - (اپنے پروہت سے) معلوم نہیں میں ہی بھول گیا یا یہی جھوٹی ہے پروہت جی تم کہو کہ دونوں گناہوں میں کون کبیرہ ہے اپنی ازواج کو ترک کرنا یا پرائی عورت کو قبول کرنا۔

پروہت - (سوچ کر) مہاراج ان دونوں کے بیچ میں ایک تیسرا اُپائے ادہے سو کرنا اُچت ہے اور تا وقت جب تک اسکے پتر کا جنم ہو تب تک میرے گھر میں نواس کرنے دو۔

وشنیت - یہ کیوں؟

پروہت - اچھے اچھے جوتشیوں نے آگے ہی کہہ رکھا ہے کہ آپ کے چکرورتی پتر ہوگا سو کدا چت اس ستی کنیا کے ایسا ہی پتر جنے اور اُسکے لکشن چکرورتی کے سے پائے جائیں تو اسکو آدر پوروک رنواس میں لینا نہیں تو یہ اپنے پتا کے آشرم کو جائیگی۔

وشنیت - بہتر جو آپ کی مرضی۔

پروہت - تو میں اُسکو اپنے گھر پہونچاتا ہوں۔

(پروہت کا جانا)

تیسرا ایکٹ - پانچوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱۱)

(شکنتلا کا روتے ہوئے آنا)

غزل - دُھن جوگیا اساوری - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ " خدایا تنگ آئی ہون ستم اب اٹھ نہین سکتا۔ "

شکنتلا

پہچانا مجھے راجانے کیسی بیوفائی ہے — خدا جانے کسی نے بات کیا اُسکو سجھائی ہے

بُرا اِس آنکھ کا ہو آگ یہ جس نے لگائی ہے — جلاکر جان و دل پانی کا طوفان اب یہ لائی ہے

پہر اکیا مجھسے وہ جب پہر گئی قسمت ہے بس میری — رفیقون نے بہی اب چھوڑا خدا کی کیا خدائی ہے

کرون طے راستہ کانٹون کا ہے دہوپ مین کیسے — نہ سر پر سایہ پاؤن مین نہ میرے زیر پائی ہے

(پروہت کا آنا)

گئی دل کی بدولت ہاے مین گہر گھاٹ دونون سے — نہین اب جان دون اپنی یہی جی مین سمائی ہے

نثر مقفیٰ

پروہت - (شکنتلا سے) اے ہتری جیومت گنوا میرے پیچھے پیچھے چلی آ۔

شکنتلا - اے زمین تو مجھے جگہہ دے کہ سما جاؤن۔

(شکنتلا کا روتے ہوئے پروہت کے پیچھے پیچھے جانا اور کذبلک ماہی گیر کا جال وغیرہ لیے ہوئے آنا)

کہروا - دُھن کالنگڑا - تال کہروا

طرز۔ " تم ار بو باخار ہے ... "

ماہی گیر

مین ہون وہ البیلا دہیمر — کوئی مجھ سا نہین مرے ہمسر مین

جھیلون سے خالی کر ڈالے — تال تلیان اور پوکھر مین

آج میرے جی مین یہ آیا — کھیلون شکار اب ندی پر مین

اپنے گہر سے اپنے چلا ہون — جال سنبھال ہنسی سے کر مین

(ماہی گیر کا جانا)

تیسرا ایکٹ - چھٹا سین

پروہت کا باغ - پردہ نمبر (۷)

پروہت کا کنوئیں پر پوجا میں مشغول اور شکنتلا کا گریہ و زاری کرتے ہوئے نظر آنا)



غزل - دُھن پیروا - تال دادرا

طرز - "اے فلک تو نے ستم ہائے غضب کیا کیا"

شکنتلا

ہائے اس گردشِ ایام پر افسوس افسوس
ہائے اس محنت و آلام پر افسوس افسوس

ہائے دل جسکو دیا وہ ہوا دشمن سے سوا
ہائے اس اپنے کئے کام پر افسوس افسوس

ہائے عصمت کو لگا داغ حیا ذات باللہ
ہائے ناحق کے اس الزام پر افسوس افسوس

ہائے تقدیر سے کیا بات بری آئی پیش
ہائے اس حالتِ بدنام پر افسوس افسوس

ہائے مین گھر کی نہ اب گھاٹ کی توبہ توبہ
ہائے الفت کے اس انجام پر افسوس افسوس

(مینکا پری کا یکایک زمین سے نکل آنا)

دوغزلہ - دھن زلہ - تال دادرا

طرز - ہجر مین نالہ شبگیر ہے اللہ اللہ

مینکا پری

مجکو یہ پہونچی خبر آج پرستان مین آہ
سخت بیکل ہے تو اے بیٹی گلستان مین آہ

شکنتلا

والدہ دل مرا دشینت کے ہے دہیان مین آہ
ہجر کی اسکے نہین تاب مری جان مین آہ

مینکا پری

حال ہونا تھا اُس سے تیرا بیٹی
منہ کو تو بیٹی ہے کیون ڈالے گریبان مین آہ

شکنتلا

بولا دشینت مجھے چھٹ گئے ساتھی سب
مین نے پائی نہ وفا کچھ کسی انسان مین آہ

مینکا پری

اب جو دل مین ترے آرزو و کہہ اے جان
وا ترٹپتا ہے ترا کون سے ارمان مین آہ

شکنتلا

اُس سیما سے مجھے جلد ملا دے اے ماں
ورنہ موت آئیگی میری اسی ارمان مین آہ

مینکا پری

اب تو گھر چل تو مرے اس سے بھی اپر دونگی ملا
کیا اثر ہونگی کچھ ہوگا جو امکان مین آہ

(مینکا پری کے ہمراہ شکنتلا یکایک غائب ہوجاتا پردہ ہٹتا گا)

جلد جلد پوجا کرتے ہوئے گھبرانا)

تیسرا ایکٹ ۔ ساتواں سین

بازار ۔ پردہ نمبر (۲)

(کھٹک ماہی گیر کا کندھے پر جال ڈالے اور ہاتھ میں انگوٹھی لیے ہوئے خوش آمد)

کہروا ۔ دُھن پیلو ۔ تال کہروا

طرز۔ "بیگم باری ہری سن خوشی کی خبر"

ماہی گیر

ساڑھے تین پیسے سیر مچھلی کیا بیچوں اب — کیا بیچوں اب کیا بیچوں اب ۔ ساڑھے
نکلی یہ انگوٹھی پیٹ سے مچھلی کے — لاؤں اسے بیچ کے میں روپے ۔ ساڑھے
اُن روپیوں سے لاؤں دس بارہ مرغی — انڈے پھر بیچ کے لاؤں بکری ۔ ساڑھے
پھر بکری کے بچے بیچوں لاؤں گائے — بک کر دودھ اُس کا پیسے گھر آئے ۔ ساڑھے
لیکر اک دوکان پھر سوداگر کہلاؤں — درباروں میں ہو کے پیارا ہو جاؤں ۔ ساڑھے
شہزادی تب کوئی چاہنے لگے — اُس سے کر شادی اُڑاؤں مزے ۔ ساڑھے

(کوتوال کا مع سپاہیوں کے وارد ہو کر ماہی گیر کو گرفتار کرنا بازاریوں کا شور و غل سنکر جمع ہو جانا)

کہروا ۔ دُھن کا انگڑا ۔ تال کہروا

طرز۔ مرے دل کا عُزلا کیسے جائیگا...

کوتوال و سپاہی

ابے تو یہ انگوٹھی چرا کے لایا ہے　　چرا کے لایا ہے چرا کے لایا ہے۔ ابے

کوتوال

اس پر ہے دشینت کندہ راجا جی کا نام　　تو نہین کچھ برہمن جو پاتا یہ انعام۔۔ ابے

ماہی گیر

ناحق مجھکو مار دمت مین لو پہلے بات　　نام ہے میرا کنبلک دھیمر میری ذات ہے ابے

سپاہی

ذات پات سے کچھ نہین ہمکو تیری کام　　چور ہے بیشک دیکھ تو چوری کا انجام۔ ابے

کوتوال

ٹھہرو ٹھہرو مار دمت کہنے دو سب حال　　بتلا تو نے پائی یہ کیسے بد افعال۔۔ ابے

ماہی گیر

نکلی ہے یہ پیٹ سے مچھلی کے سرکار　　ثابت ہون مین چور تو ڈالو مجھکو مار۔ ابے

سپاہی

کہاے انگوٹھی راجا کی مچھلی یہ کیا بات　　سمجھے ہم تو چور ہے کوئی بڑا بد ذات۔۔ ابے

کوتوال

مچھلی کی تو آتی ہے بد بو اس مین سخت　　کیا تعجب ہو اگر سچا یہ کمبخت۔۔ ابے

ماہی گیر

سمجھا ہون مین بے شبہ چور نہین زنہار　　میری پھوٹی قسمت نے کھلائی ہے مار۔ ابے

سپاہی

دھیمر ہے یہ مچھلی بھی ہین اسکے تو پاس　　انکی ہی اسمین بھی بو آتی ہوگی باس۔ ابے

کوتوال

[illegible]واین راجا سے ہم کہہ کے تعزیر　　تو رشوت مین دیگا کیا اے ماہی گیر۔۔ ابے

ماہی گیر

بھی انگوٹھی لے [illegible] ہے کہنگے سرکار　　چھوڑو مجھکو دیکھون مین اب اپنا گھر بار۔ ابے

سپاہی

راجا کی انگشتری دین رشوت مین آپ — ہے راجا دشینت کیا باجی تیرا باپ۔ اب

کوتوال

ہضم نہ ہوگی آہ یہ ہکو تو زنہار — واقف اس سے ہوگیا اب سارا بازار۔ اب

ماہی گیر

اور نہین کچھ دیجے گو صاحب میرے پاس

سپاہی

تو بس اپنے جینے کی مت رکھ اب تو آس۔ اب

اچھا صاحب بیچئے آپ یہ میرا جال — سولی دلوادو اسے یہ تو ہے کنگال۔ اب

کوتوال

اچھا اسکو پہونچاؤ تم فوراً دربار — اسکے حق مین دلواوینگے ہم اب حکم دار۔ اب

(کوتوال کا سپاہیون سے کنبلک کو پکڑ و انا اور سب کا جانا)

تیسرا ایکٹ - آٹھوان سین

دُشینت کا دربار - پردہ نمبر ۱۳

(دشینت کے حضور مین رامشگرون کا ناچتے گاتے نظر آنا)

غزل - دُہن کافی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "سکندر کو بو آئینہ سا رح اپنا دکھا دیا"

رامشگر

تمہین راجا کوئی اب آپ کا دنیا مین ثانی ہے — بڑون پر قہر نیکو پر ہمیشہ مہربانی ہے۔

تن نازک پہ غیرون کیلئے تم رنج سہتے ہو — یہی اک راہ و رسم راجگان خاندانی ہے

درخت سایہ گستر جیسے خود تو دہوپ سہتا ہے — مگر ہین سافر کے وہ بیشک زندگانی ہے

(کوتوال کا آنا)

غزلیات - دُھن مالکوس - تال چاچر

طرز - "یہ گرانا ہوے چھوڑ مکّار تو ---"

کوتوال

رہیں راجا جی شاد و خرم سدا — انگوٹھی یہ ہے آپ کی بے بہا
اسے بیچنے لایا اک ماہی گیر — تو چوری میں وہ آج پکڑا گیا
وہ کہتا ہے نکلی تھی مچھلی سے — اُسی کے شکم سے ملی برملا
نہیں یہ جواب اسکا ہرگز صحیح — اُسے چاہیے سخت دینا سزا

دشینت

وہ دھیور نہیں چور اے کوتوال — انگوٹھی کا ہمکو ہے معلوم حال
اُسے اسکی قیمت ہزار اشرفی — خزانے سے دلوا کے کر دے نہال

(کوتوال کا جانا دشینت کا انگوٹھی کو دیکھ دیکھ کر افسوس کرنا)

غزل - دُھن مالکوس - تال دادرا

طرز - "افسوس یہ کیا ملی ہیں ترے آج سمائی ---"

دشینت

ہیہات انگوٹھی تو وہی آج یہ پائی — محبوبہ کی انگلی میں جو تھی میں نے پہنائی
مچھلی کے شکم سے یہ برآمد ہوئی بیشک — دلبر نے لب جو تھی یہ تحقیق گنوائی
کیا سحر تھا محبوبہ کو ٹھکرایا نہ میں نے — بھولا اُسے جب خود وہ مرے سامنے آئی
پہچانا جو دلبر کو نہ تھا دیکھ کے میں نے — تھی کونسی وحشت مری نظروں میں سمائی
بھولا ہی رہا کچھ نہ مرے دھیان میں آیا — گویا وہ ہر اک بات مجھے اس نے دلائی
گستاخی سے کیا کیا نہ کہا اُسکو صد افسوس — تھی میری صنم جسکو میں سمجھا تھا پرائی
ہو جو ستم ہے برا ابھی پردے کے بیاں وہ — ہو وصل جو دشوار نہیں ایسی جدائی
وا ہوں نہ مگر ابھی اُس آئینہ رو کو — کیا ایسی کدورت ہے جو مشکل ہو صفائی

تو قیر بڑھاؤں گا ابھی قدموں پہ گر کر ۔۔۔ ذلت جو مرے ہاتھ سے ہے اُسنے اُٹھائی

(راجا کا جانیکے لئے قدم بڑھانا پروہت کا گھبرایا ہوا آنا)

غزل - دُھن بلاول - تال دادرا

طرز۔ "اُس کو تلاش کرکے لا اے مری جان نکل نکل۔"

پروہت

راجہ جی خوش رہو سدا سُنئے گا غور سے ذرا ۔۔۔ گذرا ہے آج بر ملا ایک عجیب ماجرا

مین تو چمن کے چاہ پر کرتا تھا پوجا بے خطر ۔۔۔ صحن چمن مین رو رہی تھی غم سے بہت شکنتلا

اتنے مین اک پری وہان نکلی زمین سے ناگہان ۔۔۔ اُس سے شکنتلا نے سب اپنا غم والم کہا

پوجا ہی مین جلدی مین نے کی پر نہ تمام ہو سکی ۔۔۔ اور مع شکنتلا خاک مین وہ گھُس گئی اتھا

پوجا ہوئی تمام جب ڈھونڈا شکنتلا کو تب ۔۔۔ اُسکا مگر کسی جگہ پایا نہ مین نے کچھ پتا

غزل - دُھن بروا - تال دادرا

طرز۔ "اے فلک تو نے ستم ہائے غضب کیا کیا۔"

دُشینت

یہ تو جانکاہ خبر تو نے سنائی افسوس ۔۔۔ عمر بھر کو ہوئی دلبر سے جدائی افسوس

آہ کیا میری سمجھ پر پڑے پتھر اُس دم ۔۔۔ اپنی محبوبہ کو جب سمجھا پرائی افسوس

ہائے کیا سحر تھا ہر بات رہا مین بھولا ۔۔۔ یاد اُس نے تو بہت مجکو دلائی افسوس

دل مین اُس آئینہ رو کے تھی کدورت مجھ سے ۔۔۔ اب نہ باقی رہی کچھ شکل صفائی افسوس

ہائے مین پہونچون پرستان مین بھلا اب کیونکر ۔۔۔ کیسے پریون مین بشر کی ہو رسائی افسوس

(راجا کا آنسو بہانا سب کا سکتے کی حالت مین تکتے رہجانا)

تیسرے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا)

چوتھا ایکٹ - پہلا سین

دشینت کا باغ - پردہ نمبر (۶)

(راجہ دشینت کا بیقرار آنا)

غزل - دُھن مانڈ - تال دادرا

طرز - "ڈھونڈینگے آسمان کوئی اب اسے ہمین نیا ہ"

دشینت

تیرے فراق نے مجھے مارا شکنتلا ۔ ل اب تو جلد آکے خدا را شکنتلا

منزل سے میرا من بچا اے ماہرو سجے ۔ برگشتہ بخت کا ہوا تارا شکنتلا

اپنے سگے کا ہاے کرون مین علاج کیا ۔ ناچار ہون نہین کوئی چارا شکنتلا

کیونکر ہون زندگی سے نہ مایوس ہجر مین ۔ ہو جبکہ وصل کا نہ سہارا شکنتلا

تو ہی جدا ہے مجھسے مری جان جان تو پھر ۔ کیا خاک زندگی ہو گوارا شکنتلا

(ماتل دیو کا رمین سے نکل آنا)

ٹھُمری - دھن برہنس - تال دادرا

طرز - "الہام الف سے ہو اللہ ہی بس ایک"

ماتل دیو

دشینت مہاراج ہمیشہ رہو تم شاد ۔ اندر نے کیا اپنی سبھا مین ہے تمہین یاد

سنو راچھسون نے راجہ کے فرمان سے موڑا ۔ اور اُسکی اطاعت کو بغاوت سے ہی چھوڑا

اندر انہین جب کر نہ سکا زیر مہاراج ۔ امداد کو تب اپنی بلایا ہے تمہین آج

(دیو کا تالی بجانا ایک مور کا آسمان پر سے اُتر آنا)

لو تیر و کمان ہاتھ مین حاضر ہے سواری ۔ خوش ہو کے چڑھو اب کہ نادر ہے سواری

پہونچا ئیگا یہ مور تمہین کوہ کے اوپر ۔ مین ساتھ ہونگا وہین اندر کو خبر کر

(دشینت کا مور پر سوار ہونا مور کا اُڑ جانا)

(ڈنل ریو کا ڈمین میں سمانا)

چوتھا ایکٹ - دوسرا سین

ہیمکوٹ پہاڑ - پردہ نمبر (۱۴)

(دو گوشائین کا سردمن کو کھلاتے پھرے ۱۴)

ٹھمری سوہن کا لنگڑا - تال کہروا

طرز۔ "مین تو باورجی کی بہی ..."

گوشائین

شوخی مت کر میرے پیارے کیل سیدھا سیدھا جانی۔ —— شوخی

باپ ترا دشینت راجا شکنتلا مان رانی،

پریون کی سرتاج مینکا ہے تیری نونانی۔ —— شوخی

خالی تیرا کوئی نہین بہادری سے کام،

اِس سے ہی تونے توپایا سردمن ہے نام۔ —— شوخی

(دشینت کا بہاری طاوس اُتر آنا گوشائیون کا سردمن کو مور دکھانا)

دادرا - دہن کھاج - تال دادرا

طرز۔ "آج کا ناموہے یہ بانسری بجائے کے ..."

گوشائین

دیکھو میرے پیارے وہ ذرا شکنت لامثال —— ہے کہاں ہماری مان سکنتلا کمک خصال۔ دیکھو —— سردمن

گوشائین

ہان یہان نہین تمہاری ایک لطیفہ تھی یہ بات — خوشنما یہ مور تھا دکھایا تمکو میرے لال۔ دیکھو

دشمنیت

(خود بخود)

اسکی مان شکنتلا سے میری پیاری یا غیر — پوچھون ان گوشائیون سے اسکے باپ کا تو حال دیکھو

(گوشائین سے)

کہئے اس دلیر طفل کا ہے کون شخص — نام اُسکا دو بتا تو مہربانی ہو کمال۔ دیکھو

گوشائین

نام لینگے ہم نہ اُسکا پر یہ دیتے ہین پتا — جس نے اپنی بیاہتا کو بیچ طلو یا نکال۔ دیکھو

دشمنیت

بے قصور مجھے بھی ہو لیسے ہون دشمنیت مین — میری پیاری بھی شکنتلا تھی اک پری جمال۔ دیکھو

گوشائین

اسکی مان شکنتلا کے تم ہی دلبر ہو بس — کر دیا جدائی نے تمہاری اُسکو پائمال۔ دیکھو

دشمنیت

تم خدا کیواسطے ملا دو مجکو اُس سے جلد — اب غم جدائی سے بہت ہے میرا جی نڈھال۔ دیکھو

گوشائین

لاتے ہین شکنتلا کو ہم نہین نہ کھاؤ غم — مدّتِ فراق گذری ہے زمانہ دس سال۔ دیکھو

(گوشائیون کا جانا دشمنیت کا سر و من کو چھاتی سے لگانا)

دشمنیت

اب نہ جا پدر کے پاس سے کہین بھی اے پسر — میرے باغ عیش کا ہے تو تو پیارے نونہال۔ دیکھو

(شکنتلا کا گوشائیون کے ساتھ بلباس جوگن آنا اور دشمنیت کو حیرت سے تکتے رہ جانا)

غزل۔ دھن بھوپالی ۔ تال دادرا

طرز۔ "مر گیا جو ہوئی بس آن قیامت اُس کی۔"

دشنیت

اے ہے بھیس مین جوگن کے ہماری پیاری سی
مل گلے سے مرے اے ہجر کی ماری پیاری

پیرہن گیروا ہے تن پہ رمائے ہے بھبوت
تیرے پیرائے کے صدقے ترے واری پیاری

(شکنتلا کا آنسو بہانا)

تھا نہ پہچانا تجھے مین نے جب آئی تھی گہر
میری کج خلقی وہ تو بہول جا ساری پیاری

درد و غم سے ترے ہوا ہے جگر شق میرا
کر نہ للّٰہ اب گریہ و زاری پیاری

(دشنیت کا شکنتلا کو گلے سے لگانا شکنتلا کا خوش ہو جانا)

غزل ۔ دُہن بھیروین ۔ تال چاچر

طرز ۔ ،، جہان مین نہین یار کوئی کسی کا ۔۔ ،،

شکنتلا

مجھے ہجر کب تہا گوارا تمہارا
پھرا مجھ سے جی پر دل آرا تمہارا

مقدر مین اپنے تہے آلام لکھے
قصور اسمین کیا تہا ہمارا تمہارا

نہین رانیان مجھسے بہتر ہین صدہا
مجھے راجہ ہے اک سہارا تمہارا

نہ امید تہی ہجر مین یہ تو ہرگز
کہ پھر وصل ہوگا دوبارا تمہارا

مگر تہا مقدر مین جو وصل پھر بھی
گذر ہو گیا یان قضارا تمہارا

سر و چشم سے لاؤن اب وہ بجا مین
مری سمت ہو جو اشارا تمہارا

کرو پیار اسکو بھی رشکِ قمر تم
پسر یہ تو ہے ماہ پارا تمہارا

(دشنیت کا سروہمن کو گود مین اٹھانا ماتل دیو کا یکایک زمین سے نکل آنا)

مثنوی ۔ دُہن بھیروین ۔ تال چاچر

طرز ۔ ،، خدارا مجھی کو رکھے شادمان ۔ ،،

ماتل دیو

مبارک یہ دن تمکو اے راجہ ہو — کہ پایا ہے پھر اپنی محبوبہ کو
پشپر کا بھی منہ اپنے دیکھا آج — مبارک ہو یہ وارث تخت و تاج

دشینت

تمنائے دل میری بر آئی پر — نہ اندر کو اس بات کی ہو خبر

ماتل دیو

انہیں تو ہے معلوم کل واردات — بھلا چھپے دیوتاؤں سے کب کوئی بات
یہی انکے بلوانے کا تھا سبب — کہ مل جاؤ تم اپنی دلبر سے اب
اگر تم نہ ملجاتے آپس میں آپ — تو وہ خود کراتے تمہارا ملاپ

دشینت — شکنتلا

چلو پیاری اندر کی سرکار میں — مجھے شرم آئے گی دربار میں

ماتل دیو

نہیں شرم چلنے میں اندر کے پاس — مگر زیب تن تم بھی عمدہ لباس
مجھے حکم ہے لا تو دونوں کو ساتھ — کہ ملوائے جائینگے آپس میں ہاتھ

(سب کا جانا)

چوتھا ایکٹ - تیسرا سین

اندر کا دربار - پردہ نمبر (۱۴)

(راجہ اندر کے دربار میں پریوں اور دیوں کا مؤدب استادہ نظر آنا راجہ اندر کا منیکا پری کو نگین پاکر سجانا)

غزل - دھن سہاگ - تال دادرا

طرز۔ "ہجنے توقیس کا یہ سُنا حالِ زار ہے۔۔"

راجہ اندر

اے مینکا پری تجھے کیوں اضطرار ہے — اب روتی کس لئے تو عبث زار زار ہے
دشنیت سے ملی تری بیٹی شکنتلا — پہلے سے بھی زیادہ زن و شوہر میں پیار ہے
بیٹا ہوا سا سروودمن باپ سے ملا — دشنیت اپنے بیٹے پہ جی سے نثار ہے
باہم صفائی ہو گئی پر میں کہوں گا — دل میں شکنتلا کے جو غم کا غبار ہے
مائل کیا ہے انکو یہاں لانے کے لئے — مجھکو انہیں کے آنے کا اب انتظار ہے

(دشنیت کا مع شکنتلا و سروودمن کے ہمراہی ماتلی آنا)

(راجہ اندر کا تعظیماً تخت چھوڑ کر کھڑا ہو جانا)

غزل۔ دُھن زِلہ جھنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔ "دل کو ہمارے عشق بُت دلربا سے ہے۔"

دشنیت

حسب الطلب حضور میں حاضر ہوں میں شہا — جو حکم ہو وہ لاؤں سرو چشم سے بجا

راجہ اندر

مطلب جو تھا بلانے سے وہ ہو گیا حصول — خود ہی شکنتلا کو قبول آپ نے کیا
بھولے تھے راجہ تجھکو نہ تھو بیوفائی سے — دریا سارش کا تھا یہ سراپا اے شکنتلا

شکنتلا

شکر خدا کہ بھولا تھا شوہر نہ مجھکو آپ — دریا سارش کی پوری ہوئی تھی وہ بد دعا

مینکا پری

احسان بڑا کیا ہے راجہ تمنے آ — بیٹی کو میری اپنی جو خدمت میں بھر لیا

راجہ اندر

تم دونوں روبرو مرے پھر بھی ملاؤ ہاتھ — سب پریاں ناچیں گا ہیں سُنا،

(پریوں کا ناچ نا...)

مبارکباد - دہن جوگیا اساوری - تال کہروا

طرز - ،، جیتین رانا نہال سنگھ دائم -- ،،

سب پریان

تمہین راجہ مبارک دلبر — تجھے بیٹی مبارک شوہر - تمہین
سرو دسن فرزند تمہارا — ہوئے جہان کا افسر - تجھے
نام تمہارا تابہ قیامت — رکھے خدا بالاتر - تجھے
لکھا حافظ خوب یہ ناٹک — فضلِ خدا ہو تجھپر - تجھے

(کھیل کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا)

اِشتہار

[illegible] اس کتاب کا حق تالیف جناب مولف نے ہمیشہ کے لئے اس مطبع الہی کو ہبہ فرمایا [illegible] اور نیز کتاب ہذا حسب منشار قانون سبت و پنجم سنہ ۱۸۶۷ء داخل رجسٹر سرکار انگلشیہ ہو چکی [illegible] لہذا کوئی صاحب بلا اجازت احقر چھاپنے یا چھپوانے کے مجاز [illegible] نہین ہین -

المشتہر

محمد محبوب خان و محمد حسین خان مالکان مطبع الہی محلہ کٹرہ اگرہ
اکتوبر ۱۹۱۳ء

فریاد داغ فرخ آبادی ۴ر
مذاق عشق ۶ر
جنگ نامہ محمد حنیف ۱۲ر
حاتم طائی ۴ر
جام سرشار ۸ر
کوچک نامہ ۸ر
دیوان حسین ۲ر
دیوان مہر ۵ر
دیوان عالم ۴ر
دیوان امیر مینائی ۳ر
دیوان جرأت ۱۲ر
دیوان لطف ۳ر
دیوان ادیب ۴ر
دیوان غریب ۸ر
آفتاب داغ ۱۲ر
گلزار داغ ۵ر
دیوان عاشق دہلوی ۵ر
دیوان ہمدم ۴ر
دیوان ظفر ۴ر
دیوان غالب ۴ر
[illegible] شیر شکوہ آبادی [illegible]
[illegible] وصنوبر ۱ر

بہرام گور ۱ر
نل دمن ۵ر
چنبیلی بھٹیاری ۱ر
داستان امیر حمزہ ۵ر
دیوان سودا ۶ر
دیوان ناسخ ۱۰ر
دیوان مومن ۴ر
دیوان عابد ۴ر
دیوان غنی ۶ر
فتوحی محرم ۲ر
دیوان حافظ ۱۲ر
دیوان واسوخت ۱ر
واسوخت قلق ۱ر
" طاہر خورد ۱ر
" گلاں ۳ر
" جذب ۱ر
" اسیر ۳ر
" حکیم ۱ر
" مومن ۱ر
" بحر امانت
" اگر گل ۲ر
وفات نامہ ۲ر

نوشیرواں نامہ
کامل ۱۲ر
گلشن جانفزا ۴ر
واسوخت امانت ۱ر
چیدہ ناول
نشتر ۵ر
تارا کامل ۸ر
چاک گریباں ۴ر
فریب محبت ۱۲ر
عقد الجواہر ۴ر
ترچھی نظر کامل ۸ر
جذب دل ۱۰ر
عصمت ۸ر
شہید ناز کامل ۸ر
نور الفت ۴ر
زبردستی کا خون ۱۲ر
قزاق کی بیٹی ۸ر
خونی قسمت ۴ر
جنت الفردوس ۱۲ر
حسرت وصل ۶ر
قصہ تاج کامیابی ۱ر
لوح سلیمانی ۲ر

جورو نامہ ۱ر
باغ وبہار ۳ر
ملک عزیز ورجنا بائی ۴ر
حسن انجلینا ۴ر
ایوب رام پیاری ۱۲ر
منصور موہنا ۴ر
شہید وفا ۴ر
درگیش نندنی ۵ر
دلکش ہر دو حصہ ۱۲ر
دلچسپ ہر دو حصہ ۱۲ر
رانجھا صادق کی شادی ۱۰ر
ڈاکو دلہن ۱۲ر
راگ چمن اول ۲ر
" حصہ دوم ۲ر
" روح سخن حصہ اول مصنف شیدا فرخ آبادی ۱ر
خار غم ۶ر
سرمہ بصیرت ۱۲ر
کرشمہ الفت ۵ر
پارک کا پھول ۸ر

دوشیزہ لڑکی ۵ر
انوکھی جوگن ۱۲ر
بنگالی مینا ۸ر
دغا باز ۱۲ر
وفا کی دیوی ۱۲ر
وفادار معشوقہ ۴ر
محبوبہ لنڈن ۸ر
نئی دلہن ۸ر
سپاہی کی دلہن ۵ر
ڈاکو کی دلہن ۵ر
جعل ساز ۴ر
محبت کی پتلی ۵ر
یوسف دل آرا ۱۲
نازنین ۶ر
پارس کا ٹکڑا ۶ر
امید وصال ۸ر
وفائے دلبر ۵ر
ہیرے کی کنی ۱۲ر
ایران کا شہزادہ ۸ر
سونے کی چڑیا ۸ر
توران کا پھول ۸ر



اشتہار فروخت کتب ناٹک

کتب ناٹک مفصلہ ذیل جو آجکل تھیٹریکل کمپنیوں میں کھیلے جاتے ہیں ہمارے کارخانہ میں موجود ہیں جن صاحب کو خریداری منظور ہو بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب فرمائیں فوراً روانہ ہوں گے

نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف مرزا نظیر بیگ صاحب
۱	ظلم اظلم	۴ر	۲۹	زہرہ بہرام ناگری	۶ر	۱	ہریشچندر ناٹک نظیر اردو
۲	سیف سلیمانی	۴ر	۳۰	صنوبر شمشاہ	۳ر	۲	الہ دین چراغ عجیب
۳	بزم فرخ حافظ	۴ر	۳۱	محمود شاہ	۴ر	۳	رام لیلا ناٹک
۴	بزم فیروزہ شن پرستان	۴ر	۳۲	نقش سلیمانی	۴ر	۴	نل دمن ہر دو حصہ
۵	علی بابا	۴ر	۳۳	بہشت بہشت	۳ر	۵	بیرن شہزادی
۶	فریب فتنہ	۳ر	۳۴	شیریں فرہاد	۴ر	۶	چتر ناٹک حقیقت راز
۷	پولیس ڈراما	۵ر	۳۵	انجام محبت	۳ر	۷	بیل پہاڑ
۸	بینظیر بدر منیر	۴ر	۳۶	پسندیدہ جہاں	۸ر	۸	ماہی گیر
۹	گل بکاؤلی	۵ر	۳۷	گنجینۂ محبت ہر دو حصہ	۱۲ر	۹	کرشن اوتار
۱۰	خدا دوست	۵ر	۳۸	چندا احمد خورشید نور	۲ر	۱۰	نیرنگ عشق
۱۱	بزم سلیمان	۳ر	۳۹	نیرنگ الفت	۳ر	۱۱	تائید خدا
۱۲	خون عاشق جانباز	۵ر	۴۰	ہیر رانجھا	۳ر	۱۲	چندراولی
۱۳	فتنہ خانم	۴ر	۴۱	ہوائی مجلس	۲ر	۱۳	فسانہ عجائب
۱۴	اندر سبھا امانت	۳ر	۴۲	ضیائے عالم نورجہاں	۴ر	۱۴	سرور سخن
۱۵	رحم داور	۳ر	۴۳	نورالدین حسن افروز	۱ر	۱۵	چندراوالی
۱۶	زہرہ بہرام	۴ر	۴۴	پولیس نامہ	۱۰ر	۱۶	ابوالحسن خوش قسمت
۱۷	شمیم ہان	۴ر	۴۵	چمیلی گلاب	۱۰ر	۱۷	آفتاب اجودھیا
۱۸	حاتم طائی	۴ر	۴۶	فریب محبت	۱۰ر	۱۸	نئی طرز گلزار بیسہ
۱۹	شکنتلا ناگری	۶ر	۴۷	اندر سبھا ناگری	۱۰ر	۱۹	کرشن اوتار ناگری
۲۰	لیلیٰ مجنوں	۴ر	۴۸	چنیاں منیاں	۱۰ر	۲۰	ستم عشق و الفت
۲۱	شکنتلا اردو	۶ر	۴۹	کبیر جعفر	۱ر	۲۱	[illegible] خون ناحق
۲۲	طلسم ہوشربا مولفہ نصیب	۶ر	۵۰	ہریشچندر ناٹک نظیر ناگری	۶ر	۲۲	رومیو جولیٹ
۲۳	جام جہاں نما	۸ر	۵۱	چترا بکاؤلی	۶ر	۲۳	بھول بھلیاں
۲۴	چندراولی ناگری	۶ر	۵۲	اسیر حرص	۱۲ر	۲۴	آئینہ دل فروش
۲۵	لیل و نہار	۱۲ر	۵۳	فتح جنگ	۱۲ر	۲۵	سفید خون
۲۶	النی کی بیٹی ۱۲ر زنجیر گوہر	۱۲ر	۵۴	دھوپ چھاؤں کا خون	۱۲ر	۲۶	قتل نظیر
۲۷	[illegible] غنی ۱۲ر شہزادہ ممتاز	۸ر	۵۵	بچھا زہر ۱۲ر خون کا خون	۱۲ر	۲۷	خوبصورت بلا [illegible]
۲۸	گنگ نارا ۸ر زہری سانپ	۸ر	۵۶	مہر تری ۱۲ر گوپی چند ۱۲ر گوپی [illegible]	۱۲ر	۲۸	[illegible] ۱۲ر آب حیات

[illegible] محمو خاں و محمد حسین خاں مالک مطبع الٰہی محلہ کمبوہ ٹولہ آگرہ